بڑے بچوں کے لئے

خواجہ شمس الدین عظیمی

روحانیت

روحانیت تفکر، فہم اور ارتکاز کے فارمولوں کی دستاویز ہے۔اس دستاویز کا مطالعہ کرنے کے لیئے بہترین ذریعہ مراقبہ ہے۔

بہترین خالق

تخلیق کرنے والوں میں بہترین خالق اللہ ایسا خالق ہے جسکی تخلیق میں وسائل کی پابندی نہیں ہے۔

کائنات ایک علم

کائنات ایک علم ہے جس کی حقیقت سے اللہ نے نوع انسانی کو واقف کر دیا ہے۔

خوشی اور غم

انسان کی زندگی میں خوشی اور غم کا تعلق براہ راست خیالات اور تصورات سے قائم ہے۔

لاشعور

اگر کوئی کام، کوئی عمل شعور کی سطح سے گزر کر لاشعور میں داخل ہو جاتا ہے تو یہ کام فہم و فراست کیساتھ حافظہ کے اوپر نقش ہو جاتا ہے۔

اصل انسان

اصل انسان روح ہے، روح اضطراب، کشاکش، احساس محرومی اور بیماریوں سے مامون و محفوظ ہے۔

ورثہ

ابتدائے آفرینش سے تاایں دم جو کچھ ہو چکا ہے ہو رہا ہے یا آئندہ ہو گا وہ سب کا سب نوع انسانی کا ورثہ ہے اور یہی ورثہ قوموں میں اور افراد میں منتقل ہو رہا ہے۔

شعور کی منتقلی

انسانی ارتقاء مسلسل اور متواتر شعور کی منتقلی کا نام ہے۔

اچھائی اور بُرائی

اگر اچھائی اور برائی کا تصور نہ ہو تو نیکی اور برائی دونوں عمل نا قابل تذکرہ ہو جائیں گے۔

یقین کی طاقت

جیسے جیسے شعور کی طاقت بڑھی اسی مناسبت سے آدمی کے اندر یقین کی طاقت کمزور ہوتی چلی گئ یقین کی طاقت کمزور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ماوراءہستی سے دور ہوتا چلا گیا۔

اسباب ووسائل

اسباب ووسائل جب تک دنیا میں موجود ہیں دنیا موجود رہے گی جو وسائل موجود ہیں وہ پیدا ہوتے رہے گے اور ان سے دنیا میں رہنے والوں کو فائدہ پہنچتا رہے گا۔

انسانی اقدار

ماوراءہستی اللہ چاہتاہے کہ ہم اپنے بچوں کی تربیت اس طرح کرے کہ انسانی اقدار عام ہوں اور بھیڑ بکریوں سے ممتاز ایک معاشرہ قائم ہو۔

زمانیت و مکانیت

مادی مظاہر میں انسان زمان و مکان میں قید ہے اور غیب کی دنیا میں زمانیت اور مکانیت انسان کے ارادے کے تحت عمل کرتی ہے۔

نفرادیت محدودیت ہے

انسان کے پاس ادراک کے دوزاویے ہیں ایک زاویہ انفرادیت تک محدود ہے دوسرازاویہ انفرادیت کی حدود سے باہر ہے۔

کائنات میں تفکر

جو قومیں نظام کائنات میں تفکر کرتی ہیں، ان کے اوپر ترقی کی راہیں کھل جاتی ہیں

انبیاء کی طرزِ فکر

زمان و مکان کی پابندیوں سے آزاد ہونے کیلیئے من حیث القوم ترقی پزیر اقوام کو انبیاء کی طرز فکر کی طرف رجوع کرنا ہو گا۔

غیر جانبداری

کسی بات کو صحیح طریقے پر سمجھنے کے لیئے غیر جانب دار ہونا ضروری ہے اگر انسان غیر جانب دار نہیں ہوتا تو معنی پہنانے میں مصلحتیں شامل ہو جاتیں ہیں۔

انفرادی ادراک

دنیامیں ہر فرد اپناادراک رکھتاہے یہ انفرادی ادراک ہی ایک دوسرے کی شناخت اور پہچان کا ذریعہ ہے۔

ظاہری و باطنی رُخ

ہر ظاہری رخ باطن کا عکس ہے جب تک کوئی شے باطنی رخ کیساتھ موجود نہیں ہوتی شکل و صورت میں نظر نہیں آتی۔

وحدت الوجود اور وحدت الشہود

وحدت الوجود اور وحدت الشہود یا وحدت کی اصطلاحات انسانی ذہن کی اپنی اختراع ہے، یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ کسی لفظ کے ذریعے اللہ کی صفات کا مکمل اظہار ہو سکے۔

ادراک

اللہ کا علم جب نزول کرتا ہے تو اس نزول کی پہلی حالت کا نام ادراک ہے، ادراک میں جب تک گہرائی پیدا نہیں ہوتی، خیال کی کیفیت متشکل نہیں ہوتی۔

ورائے لاشعور کا دروازہ

جب کوئی روحانی مسافر، علمِ الٰہی کے راستے پر سفر کرتا رہتا ہے اور شعور کی گہرائی سے گزر کر لاشعور کی گہرائی میں داخل ہو جاتا ہے، تو اس کے اوپر ورائے لاشعور کا دروازہ کھل جاتا ہے.

اختیارات

اختیارات کا استعمال اس وقت ممکن ہے جب اختیارات سے متعلق قوانین سے واقفیت حاصل ہو۔

فکشن حواس

عالم ناسوت میں رہتے ہوئے ہمارا علم اور ہمارے جاننے پہچاننے اور شناخت کرنے کی طرز یں مفروضہ اور فکشن حواس پر قائم ہیں۔

تجلی کا علم

کوئی آدمی جب تفکر کو اپنا شعار بنالیتا ہے تو اسکے اندر تجلی کا علم متحرک ہو جاتا ہے۔

خود آگاہی

خود آگاہی کے لیئے خالق کائنات نے پہلے سماعت پھر بصارت اور پھر قوت گویائی عطا فرمائی ہے۔

نائب

انسان کائنات میں واحد فرد ہے جو بحیثیت نائب کے انتظامی امور کو اپنے اختیارات سے چلاتا ہے۔

علمِ شے

تخلیق دراصل علمِ شے ہے جب تک کسی شئے کا علم نہیں ہوتا شے وجود میں نہیں آتی۔

کثیف خیالات

خیالات اگر پراگندہ ہیں۔ خیالات میں کثافت اور بیزاری ہے تو خون میں برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

ارادے میں تخریب کا عنصر

انسانی ارادے میں تخریب شامل ہو جائے تو اس کی قوتیں خیر کے برعکس کام کرنے لگتی ہیں۔

نفس کی پہچان

اگر کسی انسان میں نفس کو پہچاننے کی صلاحیت ختم ہو جائے تو وہ اللہ سے متعارف نہیں ہوتا۔

شعوری و لاشعوری زندگی

شعوری زندگی میں رہتے ہوئے لاشعوری زندگی میں زیادہ حصہ گزارنے سے روحانی بیداری میسر آجاتی ہے۔

روحانی ورثہ

آخری الہامی کتاب قران انسان کے لیے ایک طرف روحانی ورثہ ہے اور دوسری طرف ماورائی علوم کی ایسی دستاویز ہے جس میں چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی ہر بات کو وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔

غیب کی دُنیا کا تعارف

غیب کی دنیا سے متعارف ہونے کے لیے غیب کی دنیا پر یقین رکھنا ضروری ہے۔

ذات کی اصل کیا ہے

ذات کی اصل خالق کائنات کی صفات ہیں جن کے ذریعے کائنات میں موجود تمام افراد کے حواس ایک رشتے میں بندھے ہوئے ہیں۔

صفتِ ملکوتیت

انسان کے اندر صفت ملکوتیت کام کرتی ہے جو فی الواقع اس کی اپنی اصل ہے۔

پاکیزہ خیالات

جس شخص کے اندر پاکیزہ خیالات، پاکیزہ اوصاف موجود ہوتے ہیں اس کی ذات میں جلا پیدا ہو جاتی ہے۔

مظاہراتی خدوخال

کسی چیز کو جاننے پہچاننے کا ذریعہ مظاہراتی خدوخال کے پیچھے اسکا ہیولیٰ ہوتا ہے۔

نام اور مظاہرہ

نام دراصل کسی شئے کا جسمانی مظاہرہ ہے۔

تغیر و تبدل

مخلوق کی قدروں میں ردوبدل اور ٹوٹ پھوٹ واقع ہوتی رہتی ہے۔ خالق میں تغیر و تبدل نہیں ہوتا۔

اسمِ الٰہی

اللہ کا ہر اسم ایک چھپا ہوا خزانہ ہے جو لوگ ان خزانوں سے واقف ہیں جب وہ اللہ کا نام ورد زبان کرتے ہیں تو ان کے اوپر رحمتوں اور برکتوں کی بارش برستی ہے۔

گناہوں کی تاریکی

گناہوں کی تاریکی انسان کے اندر روشنی کو دھندلا دیتی ہے کوتاہیوں اور خطاؤں سے آدمی کثافتوں، اندھیروں اور تعفن سے قریب ہو جاتا ہے اور اللہ کا نور اس سے دور ہو جاتا ہے۔

ہر اسم اللہ کی صفت ہے

اسم ذات کے علاوہ اللہ کا ہر اسم اللہ کی صفات ہے اور اللہ کی ہر صفت فعال اور متحرک ہے ہر صفت اپنے اندر ماورائی طاقت اور زندگی رکھتی ہے۔

شے کی معنویت

جب تک مشاہدہ نہ ہو اور شے کی روحانی فہم شعور سے منتقل نہ ہو۔اس وقت تک شے کی معنویت کا مظاہرہ نہیں ہوتا۔

انجذاب

ہر چیز اپنے اندر دوسری چیز کو جذب کر رہی ہے اور جذب کر کے دوسرے کو دکھا رہی ہے۔

ضمیر کیا ہے

جو چیز جتنی تیز رفتار ہو گی اسی مناسبت سے اس میں خلاء ہو گا ان خلاؤں میں جو رخ تعمیر کی طرف متوجہ کرتا ہے اس کا نام ضمیر ہے۔

انسان ممتاز کیسے ؟

خود کو چھپانا اور غلطیوں پر پردہ ڈالنے کا جذبہ ہی انسان کو دوسروں سے ممتاز کرتا ہے۔

موت بعد از حیات

موت کا مرحلہ بھی حیات کا ایک قدم ہے ایک ایسی حیات کے بعد دوسرا قدم حیات ہے۔

امر

امر ذات مطلق کا محتاج ہے اور ذات متعلق کسی چیز کی محتاج نہیں ہے۔

فکر انسانی

فکر انسانی میں ایسی روشنی موجود ہے جو کسی ظاہر کے باطن کا اور کسی حضور کے غیب کا مشاہدہ کرتی ہے۔

فکر انسانی

ہر ابتدا اپنی انتہا تک پہنچنے کے لئے فنا کے راستے پر قائم ہے۔

ذات مطلق

فنا در فنا، فنا در فنا کے مراحل سے گزر کر انسان ایک ایسے نقطے پر پہنچ رہا ہے جس نقطے کو فنا نہیں ہے یہی نقطہ ذات مطلق ہے۔

روح کا مادیت سے تعلق

جب تک روح مادیت کو سنبھالے رہتی ہے مادیت قائم رہتی ہے اور جب روح مادیت سے دستبردار ہو جاتی ہے مادیت فنا ہو جاتی ہے۔

حال اور مستقبل مفروضہ

کائنات میں حال اور مستقبل محض مفروضہ ہے ساری کائنات ماضی ہے ۔

زمان متواتر اور زمان غیر متواتر

آدم خلاء ہے، خلاء میں روح ہے، روح میں علم اشیاء ہے۔ اشیاء میں عالم فطرت (زمان متواتر) ہے۔ زمان متواتر زمان غیر متواتر پر قائم ہے، زمان غیر متواتر ہی عالم غیب ہے۔

انسانی ذہن

روح نور کے لمحات میں سفر کرتی ہے۔ انسانی ذہن روشنی کے لمحات میں سفر کرتا ہے۔

نوع انسانی کی طرز

جب نوع انسانی کا کوئی فرد صحیح طرزوں میں تقاضوں کو استعمال کرتا ہے تو اس کی ہر طرز نوع انسانی کے لیئے اخلاص کا جذبہ ہوتی ہے۔

نگاہ

نگاہ کا دیکھنا شعور میں ہو یا غیب میں ہو نگاہ کا دیکھنا انفرادی ہو نگاہ کا دیکھنا اجتماعی ہو، درحقیقت دونوں مرکزوں میں ایک نگاہ کام کر رہی ہے۔

ضمیر

ضمیر کی آواز فی الواقع خالق کی آواز ہوتی ہے اور خالق کا بخشا ہوا نتیجہ ہوتی ہے۔جب ضمیر رہنمائی کرتا ہے تو نفس کی تنقید شروع ہو جاتی ہے یہ تنقید انسان کی نیت کو غلط یا صحیح رکھتی ہے۔

انفرادیت

انسان جب انفرادی طور پر زندگی گزارنا چاہتا ہے یا زندگی کو انفرادی دائرے میں رہ کر سمجھنا چاہتا ہے تو اس کی سوچ محدود ہوتی ہے اس کے اندر اخلاص نہیں ہوتا۔

نوعی سوچ

بندہ انفرادی طور پر آزاد ہو کر نوعی سوچ کو اپنالیتا ہے تو اس کے اندر اخلاص کا چشمہ ابل پڑتا ہے۔اس کی فہم و فراست انفرادیت سے نکل کر اجتماعی بن جاتی ہے۔

زندگی

زندگی کل ذات سے روشنی منتقل ہونے کا نام ہے۔

محدود سوچ

وہ انسان جس کی سوچ صرف اپنی ذات تک محدود ہے۔ کبھی ماورائی دنیاؤں کے راستوں پر قدم نہیں بڑھا سکتا۔

مذہبی اقدار

جب تک کوئی آدمی مذہبی اقدار کو نہیں اپناتا اس کے اندر کائنات سے متعلق اخلاص پیدا نہیں ہوتا۔

روشنی

جس روشنی میں ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں وہ یک ذات اور کل ذات کے درمیان پردہ ہے۔

قانون خداوندی

جب کوئی قوم قانون خداوندی سے انحراف و گریز کرتی ہے اور خیر وشر کی تفریق کو نظر انداز کر کے قانون شکنی کاارتکاب کرنے لگتی ہے تو یقین کی قوتوں میں اضمحلال شروع ہو جاتا ہے۔

مادی وسائل

جب کسی قوم کا انحصار دروبست مادی وسائل پر ہو جاتا ہے تو آفات ارضی و سماوی کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور بالا آخر ایسی قومیں صفحہء ہستی سے مٹ جاتی ہیں۔

دولت

دولت کی ہوس اور معیار زندگی بلند سے بلند ہونے کے تقاضوں نے اولاد آدم کے لیئے دنیا کو دوزخ بنادیا ہے۔

اللہ سے دوری

جو لوگ صابر و شاکر اور مستغنی نہیں ہیں وہ اللہ سے دور ہو جاتے ہیں اور اللہ سے دوری سکون و عافیت اور اطمینان قلوب سے محرومی ہے۔

صبر و استغناء

من حیث القوم صبر و استغناء کسی قوم کے مزاج میں رچ بس جاتا ہے تو معاشرہ سدھر جاتا ہے، قومیں حقیقی فلاح و بہبود کے راستوں پر گامزن ہو جاتی ہیں۔

محبت

اللہ تعالی کو پہچاننے کا واحد ذریعہ محبت ہے اور اللہ تعالی سے دور کرنے والا جذبہ محبت کے خلاف نفرت ہے۔

محبت اور نفرت کا پہلو

جس معاشرے میں محبت کا پہلو نمایاں ہوتا ہے وہ معاشرہ ہمیشہ پر سکون رہتا ہے اور جس معاشرے میں بیگانگی اور نفرت کا پہلو نمایاں ہوتا ہے اس معاشرے کے افراد ذہنی خلفشار اور عدم تحفظ کے احساس میں مبتلا رہتے ہیں۔

محبت سراپا اخلاص

محبت سراپا اخلاص ہے نفرت مجسم غیظ و غضب اور انتقام کے خدوخال پر مشتمل ہے غصہ بھی نفرت کی ایک شکل ہے۔

م

محبت کی لطیف لہریں

انسان جس کے اندر محبت کی لطیف لہریں دور کرتی ہیں وہ مصائب و مشکلات اور پیچیدہ بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے، اور اس کے چہرے میں خاص قسم کی کشش پیدا ہو جاتی ہے۔

نفرت

نفرت سب سے بڑی بد بختی ہے کہ نفرت انسان کو خالق اکبر اللہ سے دور کر دیتی ہے۔ یہ دوری اسے اشرف المخلوقات کے دائرے سے نکال کر حیوانات اور درندگی کی صف میں کھڑا کر دیتی ہے۔

اسلامی زندگی

اسلامی زندگی کے دلکش خدوخال اختیار کر کے ہم اپنے اندر غیر معمولی کشش اور جاذبیت پیدا کر سکتے ہیں۔

روشن اور واضح اصول

اللہ تعالی کے حکم سے سیدنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے بلخصوص اور نوع انسانی کے لیے بلعموم ایسے روشن اور واضح اصول مرتب کیئے ہیں جن پر عمل کر کے ہم ذہنی کشاکش، اعصابی کش مکش الجھنوں اور پریشانیوں سے محفوظ ومامون ہوسکتے ہیں۔

شکر گزاری

محسن کی شکر گزاری اور احسان مندی شرافت کا اولین تقاضا ہے۔

اعتراف خالقیت

محض زبانی طور پر یہ کہہ دینا کہ ہمارا خالق اللہ ہے اعتراف خالقیت کا تقاضا پورا نہیں کرتا۔

روح سے واقفیت

اگر ہم اپنی روح سے واقف نہیں ہیں تو اللہ تعالی کی خالقیت اور ربانیت کا تذکرہ محض مفروضہ حواس پر مبنی ہو گا۔

خالق سے واقفیت

بندہ جس طرح اپنے والدین سے واقف ہے اسی طرح اپنے خالق سے واقفیت ضروری ہے۔

صراط مستقیم

جب کوئی قوم صراط مستقیم سے بھٹک جاتی ہے تو وہ امتحان کی چکی میں پسنے لگتی ہے تا کہ صعوبتوں، پریشانیوں اور عدم تحفظ کے زہریلے احساس سے محفوظ رہنے کے لیئے وہ راستہ تلاش کرے جو فلاح وسلامتی کا راستہ ہے۔

انسانیت کی فلاح وترقی

نشو ونما اور انسانیت کی فلاح وترقی کندن ہوئے بغیر ممکن نہیں ہے امتحان کی بھٹیوں سے گزر کر ہی سونا کندن بنتا ہے نوع انسانی ان بھٹیوں سے نہ گزری ہوتی تو آج بھی لوگ غاروں کے مکین ہوتے۔

مسائل

مسائل اسوقت تک مسائل ہیں جب تک انسان ذہنی یکسوئی اور سکون کی زندگی سے نا آشنا ہے۔ ان لوگوں کے اوپر سے مسائل و تکالیف کی گرفت ٹوٹ جاتی ہے جو اللہ کی مخلوق کی خدمت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیتے ہیں دوسروں کی مدد کرنا اور ان کے کام آنا انسانیت کی معراج ہے۔

زندگی کا قیام لہروں پر

مادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا زندگی کا قیام لہروں پر ہے اور لہریں خیالات کا جامہ پہن کر ہر شئے کا وجود بن رہی ہیں مادے سے بنی ہوئی تصویروں میں ہمیں جو کچھ نظر آتا ہے وہ مفروضہ اور محض فریب نظر ہے۔

خیالات

دنیا کا کوئی آدمی برا نہیں ہوتا خیالات اچھے یا برے ہوتے ہیں ۔

قدر و منزلت

قدر و منزلت شرافت و نجابت کا معیار دولت نہیں، ہر آدمی کے پاکیزہ اور زندہ خیالات ہیں۔

اللہ کے دوست

اللہ کی مخلوق سے محبت رکھنے والے لوگ اللہ کے دوست ہیں اور دوست پر دوست کی نوازشات و کرامات کی ہمیشہ بارش برستی ہے۔

آخرت کے لئے اثاثہ

دنیا میں ایسے بندے کو جس کے پاس آخرت کے لیئے کوئی اثاثہ نہیں ہوتا مصائب و آلام اس طرح گھیر لیتے ہیں کہ زندگی دشوار ہو جاتی ہے۔ رنج و غم ہیبت ناک شکل اختیار کر کے اس کو مردہ بنا دیتے ہیں۔

روح سے دوری

جب اخلاقی اقدار ٹوٹ کر بکھر جاتی ہیں اور آدمی اپنی روح سے دور ہو جاتا ہے تو اس کے اوپر مادیت کا خول غالب آجاتا ہے۔

اصلاح

ماحول کو سنوارنے اور سدھارنے کے لیئے یہ لازم ہے کہ ہم پہلے اپنی اصلاح کریں۔

دعاؤں کے ساتھ عمل

جس طرح آوازیں فضا میں گشت کرتی رہتی ہیں دعاوں کیساتھ عمل نہ ہو، کردار نہ ہو، اخلاص نہ ہو تو یہ دعائیں بھی زمین کے کناروں سے باہر نہیں نکلتیں۔

دعائیں

وہ دعائیں مقبول بارگاہ ہوتی ہیں جن کے ساتھ عمل ہوتا ہے۔

نقطہ

انسان کے اندر ایک نقطہ ہے اور یہ نقطہ کائنات کی مائیکروفلم ہے اس نقطے کو جب پھیلنے اور نشر ہونے کا موقع دیا جاتا ہے تو ساری کائنات دماغ کی اسکرین پر فلم بن کر متحرک ہو جاتی ہے

فیضان قدرت

فیضان قدرت عام ہے جو کچھ چاہا جاتا ہے،وہ ہو جاتا ہے۔ قدرت انسان کی رہنمائی کے لیئے ہر لمحہ اور ہر آن مصروف ہے۔

آئینہ

ہر آدمی خود اپنا آئینہ ہے۔

حرکت

کائنات ایک ایسی حرکت ہے جو ایک لمحے کے لیئے بھی رک جائے تو یہ رنگ،رنگ خوشبو فضائے بسیط میں تحلیل ہو جائے گی۔

نورانی لوگوں کی باتیں

نورانی لوگوں کی باتیں بھی روشن اور منور ہوتی ہیں۔زندگی میں ان کے ساتھ ایک لمحے کا تقرب سو سالہ طاعت بے ریا سے افضل ہے۔

ھم رشتہ

ہر انسان دوسرے انسان سے ہم رشتہ ہے۔ ہر انسان دوسرے انسان سے اس لیئے متعارف ہے کہ اس کے اندر زندگی بننے والی لہریں ایک دوسرے میں ردوبدل ہورہی ہیں۔

اتحاد

اتحاد ماضی کو پروقار، حال کو مسرور اور مستقبل کو روشن اور تابناک بنادیتا ہے۔

انتقام

تمہیں کسی کی ذات سے تکلیف پہنچ جائے تو اسے بلا توقف معاف کر دو۔ اس لیئے کہ انتقام بجائے خود ایک صعوبت ہے۔ انتقام کا جذبہ اعصاب کو مضمحل کر دیتا ہے۔

آفاقی قوانین

تمام معاملات کی طرح علمی پیش رفت اور انکشافات بھی آفاقی قوانین کے تابع ہیں۔جو اقوام ان قوانین کے مطابق جہد وجہد کرتی ہیں،وہ کامران ہوتی ہیں۔

صفات کا علم

اللہ نے انسان کو اپنا نائب بنایا ہے۔اس کے اندر اپنی صفات کا علم پھونکا ہے۔اس کو اپنی صورت پر تخلیق کیا ہے۔

قرآن میں تفکر

قران میں تفکر اگر ہمارا شعار بن جائے اور ہم اس تفکر کے نتیجے میں میدان عمل میں اتر آئیں تو ساری کائنات پر ہماری سرداری مسلم ہے۔

ظاہری پہلو

ہم اعمال کے ظاہری پہلو کو تو بہت اہمیت دیتے ہیں، مگر باطن میں بہتے ہوئے سمندر سے ایک قطرہ آب بھی نہیں پیتے۔

سوناچاندی

ہم نے سونے چاندی کے ذخیروں کو زندگی کی معراج بنالیا ہے۔

اللہ کا دستر خوان

اے آدم زاد! کبھی تو نے سوچا کہ روزی رساں اتنی بڑی مخلوق کو کس طرح رزق فراہم کرتا ہے۔ اللہ کے دستر خوان سے روزانہ (18) ارب آدمی کھانا کھاتے ہیں۔

سطحی اور گہری سوچ

ہر انسان کے اندر سطحی اور گہری سوچ موجود ہے۔ تفکر جب گہرا ہوتا ہے تو بجز اس کے کوئی بات سامنے نہیں آتی کہ ہر آدمی جنت اور دوزخ اپنے ساتھ لیئے پھرتا ہے۔

طرز فکر

طرز فکر آزاد اور انبیاء علیہ السلام کے مطابق ہے تو آدمی کی ساری زندگی جنت ہے طرز فکر میں ابلیسیت ہے تو زندگی دوزخ ہے۔

تقسیم میں فرق

وسائل کی تقسیم میں فرق نظر آتا ہے، مگر زندہ رہنے کے لیئے سب کی ضروریات یکساں ہیں۔

خود شناسائی

سکون آشنا زندگی سے ہم آغوش ہونے اور اطمینان قلب کے لیئے طرز فکر یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ سے واقف ہو خود سے وقوف حاصل کرنا حقیقت پسندانہ عمل ہے اور حقیقت سے فرار فکشن اور مفروضہ ہے۔

مراقبہ

بے قراری اور اضطراب سے رستگاری حاصل کرنے کے لیئے اسلاف سے ہمیں جو ورثہ ملا ہے، اس کا نام مراقبہ ہے۔ مراقبہ سے ہم اپنے اندر مخفی صفات کو منظر عام پر لا سکتے ہیں۔

شر اور فساد

شر اور فساد کا قدرتی نتیجہ اللہ سے دوری ہے اور اللہ سے دوری بندے کو خوف اور ملال میں مبتلا کر دیتی ہے۔

ذرے میں خلاء

بادشاہوں کے بادشاہ، اللہ نے اپنی شان نمایاں کرنے کے لیئے ہر ذرہ کو خلا بنا دیا اور پھر اس میں خود براجمان ہو گیا۔

ارادہ

آسمانی صحائف میں بتایا گیا ہے کہ وسائل پر حکمرانی یہ ہے کہ اردہ کے ساتھ وسائل حرکت میں آ جاتے ہیں۔ارادہ کیاہے؟ارادہ روح کی لامتناہی تخلیقی صفات کا مظاہرہ ہے۔

کتاب کاعلم

اپنے اندر روحانی صلاحیتوں کو متحرک کرنے اور ان سے کام لینے کے لیئے ضروری ہے کہ ہمیں کتاب کا علم آتا ہو۔

ضمیر

اے آدم زاد!میری بات پر دھیان دے،میں جو تیرا ضمیر ہوں۔تیرے اندر کی آواز ہوں۔تیرے باطن کی پکار ہوں،دیکھ میرا گلا نہ گھونٹ میری طرف متوجہ ہو،ورنہ تو اسی طرح مصائب کے اندھیروں میں بھٹکتا پھرے گا اور اندھوں کی طرح ٹھوکریں کھاتا رہے گا۔

دنیاوی معاملات

کوئی آدمی جتنا زیادہ دنیاوی معاملات میں مصروف رہتا ہے۔اس کے لیئے سکون اور اطمینان کم ہو جاتا ہے۔

آدمی مٹی ہے

آدمی مٹی ہے اور مٹی سے ہی نتائج حاصل کرتا ہے۔بوائی اور کٹائی کا یہ عمل متواتر اور مسلسل جاری ہے۔

دولت پرستی

جن قوموں میں دولت پرستی عام ہو گئی،وہ قومیں صفحہ ہستی سے مٹادی گئیں۔

شرک

قومیں گناہوں سے نیست و نابود نہیں ہوتیں گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ شرک ایک ایسا گناہ ہے جو کسی صورت معاف نہیں کیا جاتا اور دولت پرستی سب سے بڑا شرک ہے۔

عقل

عقل صرف آدم زاد کی میراث نہیں۔

حاکمیت

حاکمیت صرف اللہ کی ذات کے لیئے مخصوص ہے اور ہم فکر و آلام اور عدم تحفظ کی چکی میں اس لیئے پس رہے ہیں کہ ہم نے زر پرست اور معتصب لوگوں کو اپنا ان داتا سمجھ لیا ہے۔

فطری عقل

قیامت گزر جانے سے پہلے ہم نے اگر فطری عقل سے کام نہیں لیا تو صفحہ ہستی سے ہمارا وجود حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا۔

عمل کے بغیر دعا

عمل کے بغیر دعا ایک ایسا جسم ہے، جس میں روح نہیں ہے۔

بے عملی

بے عملی قوم کا شیرازہ بکھیر دیتی ہے اور ہر فرد اپنی ذات میں بند ہو جاتا ہے۔بے عمل بندہ اللہ کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے۔

ترک عمل

جب سے ہم نے عمل کو ترک کیا ہے اور صرف دعاؤں کا سہارا بنالیا ہے۔ہمارے اندر سے نور نکل گیا ہے اور نار نے ہمیں اپنا لقمہ تر سمجھ لیا ہے۔

کفرانِ نعمت

اللہ کی امانت قبول کر کے اس کی حفاظت نہ کرنا اور اس سے فائدہ نہ اٹھانا کفران نعمت ہے۔ جبکہ کفران نعمت ناشکری ہے، اور ایسی قومیں جو شکر گزار نہیں ہوتیں، زمین پر بوجھ بن جاتی ہیں۔ آسمانی بلائیں انکی زندگی کو زہریلا کر دیتی ہیں۔ ایسی قوموں خی عزت داغ دار ہو جاتی ہے۔ ایسی قومیں ذلت ور سوائی اور شکست کی علامت بن جاتی ہیں۔

کاش

کاش میں درخت کا ایکپتہ ہوتا، جس پر شبنم موتی بن کر استراحت کرتی اور پرندے شاخوں پر بیٹھ کر اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتے، صبح دم پرندوں کے یہ ترانے میری روح میں ایسی سرشاری پیدا کر دیتے کہ میں آسمان کی وسعتوں میں گم ہو کر اشرف المخلوقات ہونے کا اعزاز واپس لے آتا۔

الله رگ جان

الله رگ جاں سے زیادہ قریب ہے۔ الله ابتداء ہے الله انتہا ہے، الله ظاہر ہے، الله باطن ہے، الله ہر چیز پر محیط ہے۔

الله کے لئے

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حرف راز بتایا ہے کہ بندہ خالق کو اسی وقت پہچان سکتا ہے۔ جب اس کا ہر عمل صرف اور صرف اللہ کے لیئے ہو۔ اس میں کوئی غرض شامل نہ ہو۔

خود فریبی

ہمیں اپنے اندر باہر، ظاہر، باطن ہر طرف نظر دوڑا کر یہ بھی دیکھنا ہو گا کہ ہم کس حد تک خود فریبی میں مبتلا ہو چکے ہیں۔ نفس نے ہمیں ہمارے رب سے دور تو نہیں کر دیا؟ ایسا تو نہیں کہ دوسروں کو نصیحت کے عمل نے ہمیں خود اپنے آپ سے بے خبر کر دیا ہے۔

سیرت النبی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہاں کے خزانوں کے مالک ہیں۔ ہمیں سیرت طیبہ پڑھ کر دیکھنا ہو گا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح زندگی گزارتے تھے۔ اپنے مفید مطلب زندگی کے کسی ایک شعبہ پر عمل کر لینے سے ہر گز تعمیل ارشاد کا منشاء پورا نہیں ہوتا۔

مخلوق کی خدمت

بندہ اگرچہ خالق کی سطح پر مخلوق کی خدمت نہیں کر سکتا لیکین اپنی سکت، صلاحیت اور بساط کے مطابق کسی صلے یا بدلے کے بغیر وہ اللہ کی مخلوق کی خدمت کر سکتا ہے۔

حیوانات سے ممتاز

جو کردار آدمی کو حیوانات سے ممتاز کرتا ہے۔ وہ فکر و شعور کے دائرے میں رہتے ہوئے خالق حقیقی سے رابطہ ہے۔

اللہ سے تعلق

جب کسی بندے کا تعلق اللہ تعالی سے قائم ہو جاتا ہے تو وہ جانوروں کے گروہ سے نکل کر انسان بن جاتا ہے اور انسانوں کی فکر و فہم یہ ہوتی ہے کہ وہ بر ملا پکار اٹھتے ہیں کہ ہمارا جینا، ہمارا مر نا سب اللہ کی طرف سے ہے۔

روح کی آنکھ

روح کی آنکھ وا ہوتی ہے تو فاصلے معدوم ہو جاتے ہیں۔

انسان

انسان نے اگر اپنی حالت نہ بدلی تو عنقریب زمین اسکی نوع کو جلا کر خاکستر کر دے گی۔

قرآن

قران ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ سمجھ کر پڑھیے۔ اس عمل سے خدا کساتھ بندے کا تعلق مظبوط ہو تا ہے۔

= ارتقاء

نوع آدم کا پہلا ارتقاء یہ ہوا کہ اس نے زمین میں بیج بونا سیکھا۔ زمین کی کوکھ سے کانٹوں نے جنم لیا تو آدم نے شعوری طور چبھن محسوس کی، پھول کھلے تو ذہن وارفتگی کے عالم میں آسمانوں کی رفعتوں کو چھونے لگا۔

محسوساتی ردعمل

شگوفے اور خار پھول اور کانٹے اپنی ذات میں ایک محسوساتی ردعمل ہیں ردعمل طرز فکر کی نشاندہی کرتا ہے۔ طرز فکر میں ایمان، یقین، مشاہدہ موجود ہے تو آدم کی اولاد سکون آشنا ہے۔ طرز فکر یں بے یقینی، شک اور کور چشمی ہے تو زندگی کانٹوں بھری سیج ہے ہر کروٹ لہولہو اور ہر سانس فنا ہے۔

انعام یافتہ

انعام یافتہ شخص آلام و مصائب کی زندگی سے ناآشنا ہو جاتا ہے اور یہ دنیا اس کے لیے جنت کا گہوارہ بن جاتی ہے۔

طرز کا انتخاب

ازل میں جو کتاب لکھی گئی ہے اس میں جہاں زحمت اور رحمت کی دو طرزیں متعین ہیں وہاں اس بات کی وضاحت بھی ہے کہ بندہ اپنا اختیار استعمال کر کے اپنے لیے کسی ایک طرز کا انتخاب کر سکتا ہے۔

خواہشات اور تمنائیں

اس دنیا میں انسان کی خواہشات اور تمنائیں اس کے اعمال و افعال کا محور بنتی ہیں۔

خالق سے قربت

ایک طرز فکر بندے کو خالق سے قریب کرتی ہے اور دوسری طرز فکر بندے کو خالق سے دور کرتی ہے۔ قدرت سے انعام یافتہ شخص کو ہی جنت کی آسائش حاصل ہوتی ہے۔

نصب العین

جب انسان کسی خواہش کی تکمیل کو اپنا نصب العین بنالیتا ہے تو درحقیقت وہاں اس کے تشخص کو اپنے اوپر مسلط کرلیتا ہے۔ اگر انسان کا مطمع نظر آتی مفاد ہے تو وہ جسم خاکی میں مقید ہو جاتا ہے۔ جہاں تنگی ہے، گھٹن ہے اندھیرا ہے۔ وہ اس تشخص کے طول و عرض میں بند رہتا ہے، باہر نہیں نکل سکتا۔ تیرو تاریک قید خانہ میں بند قیدی کی طرح اس کا رابطہ وسیع و عریض رنگین دنیا سے باقی نہیں رہتا۔

فعل و عمل

فعل و عمل میں اپنی ذات کو اولیت دینے سے انسان کا رشتہ لازمانیت اور لامکانیت سے منقطع ہو جاتا ہے۔ وہ ایک محدود دائرے میں سوچتا، سمجھتا اور محسوس کرتا ہے، اور گھٹ گھٹ کر مر جاتا ہے۔

اطمینان قلب

جب مٹی کا پتلا اور خواہشات کا خول محل توجہ نہیں رہا، تو پتلے کے اندر موجود روح الٰہی آشکار ہوئی اور نظر اس کے جلال و جمال سے خیرہ ہو گئی۔ خفی جلی ہو گیا اور غیب شہود بن گیا۔ محدودیت لامحدودیت سے مغلوب ہو گئی اور خوف و حزن کی جگہ خوشی، سرشاری اور اطمینان قلب نے لے لی۔

مقدس آیات میں تفکر

قرآن سائنسی فارمولوں کی ایک کتاب ہے۔ مقدس آیات میں تفکر کیا جائے تو ہم خلائی تسخیر میں ایک ایسا مقام حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جہاں سائنسدان کھربوں ڈالر خرچ کر کے بھی نہیں پہنچ سکے ہیں۔

زندگی

زندگی تقاضوں کے دوش پر سفر کر رہی ہے۔

روحانی تقاضے

روحانی تقاضے اور ان کی تکمیل جسمانی تقاضوں سے زیادہ اہم اور نتیجہ خیز ہوتی ہے۔

دائمی مسرت

ہر وہ چیز جو روح سے متعلق ہے اپنے اندر لافانیت کا پہلو رکھتی ہے۔روحانی تقاضوں کی تکمیل کے نتیجے میں جو روحانی خوشی حاصل ہوتی ہے وہ دائمی مسرت کی ضامن ہے۔

مجسم سوال

دنیا ایک مجسم سوال بن گئی ہے، کہ آدم زاد کس قصور، کس جرم کی پاداش میں زمین کی تباہی کے درپے ہے؟

اعصابی تناؤ

اعصابی تناو آدمی کے اندر ڈر اور خوف مسلط کر دیتا ہے۔ زندگی میں غم اور خوف کی آمیزش آدمی کی تصویر کو بدصورت، بدہیبت اور مسخ کرتی رہتی ہے۔

بہترین دوست

سب سے بہترین دوست انسان کا اپنا من ہے، جس نے من کو سمجھ لیا اور من کے اندر اپنی مورتی کو دیکھ لیا۔ وہ دوست سے واقف ہو گیا یعنی وہ خود اپنا دوست بن گیا۔

وجود کا انحصار

جسمانی وجود کا انحصار روح پر ہے۔ روح کا انحصار جسمانی وجود پر نہیں ہے۔

مخلص دوست

اگر کوئی بندہ من سے روح کا سراغ چاہتا ہے تو من اسے ایک اچھے اور مخلص دوست کی طرح روحانی رشتوں سے متعارف کرا دیتا ہے۔

خودشناسی کا علم

جب تک کوئی بندہ خودشناسی کے علم سے ناواقف رہتا ہے اس کا من بے چین اور بے قرار رہتا ہے۔

جسمانی تصورات

پابند تصورات سے نجات پانے کے لیئے مادی جسم سے نہیں جسمانی تصورات سے نجات پانا ضروری ہے۔

عروج وزوال

قوموں کے عروج وزوال کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ دھرتی پر وہ ہی قومیں زندہ رہتی ہیں۔ جو اپنے ماضی کو یاد رکھتی ہیں اور حال میں کیے گئے اعمال کا محاسبہ کرتی ہیں۔

خدا سے واقفیت

جب ہم اپنے سچے پاک اور ایثار کرنے والے دوست خدا سے واقف ہو جائیں گے تو محدودیت کا یہ لامتناہی سلسلہ ایک نقطے پر ٹھہر جائے گا۔

پیار کی پیاس

پیار کی پیاس اسوقت بجھ جاتی ہے، جب ہم اپنے دوست خدا کو محبت کی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ ہماری محبت روشنی یا ہوا کی لہر بن جاتی ہے۔

مخلوق سے محبت

جس طرح ہمارا دوست خدا ہم سے اور کائنات میں موجود ساری مخلوق سے محبت کرتا ہے۔ ہم بھی اس کی مخلوق سے محبت کریں۔ جس طرح ہمارا دوست خدا مخلوق کے کام آتا ہے، اسی طرح ہم بھی اس کی مخلوق کی خدمت کریں۔

خدمت

خدمت کرنے والا بندہ اختلافی مسائل میں نہیں الجھتا۔

آگ کے شعلے

آگ کے شعلے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک طرح کے شعلوں سے ہر چیز خاکستر ہو جاتی ہے اور دوسری طرح کے شعلوں سے ہر چیز کے اندر زندگی دوڑنے لگتی ہے۔

خیر و شر

خیر و شر کیا ہے؟ طرز فکر کے دو نام ہیں طرز فکر میں اگر بندگی اور اللہ کیساتھ محبت ہے تو یہ خیر ہے طرز فکر میں اگر غیر اللہ کی محبت ہے تو یہ شر ہے خیر قائم بذات (جل جلالہ) ہے اور شر قائم بالشیطان ہے۔

عارضی چیز

ہر وہ چیز جو عارضی ہے حقیقت نہیں ہوتی اور جو چیز حقیقی نہیں ہے وہ حق سے قربت حاصل نہیں کر سکتی، مال ہو یا اولاد یہ سب عارضی اور غیر حقیقی تصویریں ہیں بندہ جب ان عارضی اور غیر حقیقی تصویروں کو اپنی زندگی کا مقصد بنالیتا ہے تو یہ سب اس کے لیے مصیبت اور فتنہ بن جاتی ہیں۔

طرز فکر کا نتیجہ

طرز فکر کی بھٹی میں آدمی جل کر راکھ بن جاتا ہے اور طرز فکر کی بھٹی میں آدمی کندن بھی بن جاتا ہے۔

حقیقت مسرت

حقیقی مسرت سے ہم آغوش ہونے کے لیے انسان کو سب سے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ زندگی کا دارومدار صرف جسم پر ہی نہیں ہے بلکہ اس حقیقت پر ہے جس حقیقت نے جسم کو لباس بنالیا ہے۔

آسمانی کتابیں

سب آسمانی کتابیں دراصل خدا کے برگزیدہ بندوں کی وہ آوازیں ہیں جو روشنی بن کر تمام عالم میں پھیل گئی ہیں۔

حرکت دوام

آدم اور حوا کی نسل میں اگر ایک ہی کیفیت مستقل ہو جائے تو زندگی منجمد ہو جائے گی اس لیئے کہ کائنات کی تخلیق اس فارمولے پر عمل میں آئی ہے کہ زندگی ایک حرکت دوام ہے۔

موت

جب اس خاکی پنجرے پر موت واقع ہوتی ہے تو خاکی جسم کی ساری زندگی ماضی بن جاتی ہے۔

قرآن کی راہنمائی

قرآن پاک نوع انسانی کا ورثہ ہے نوع انسانی میں جو قوم اس ورثہ سے فائدہ اٹھانا چاہتی ہے قرآن اس کی عہنمائی کرتا ہے۔

تلاش و جستجو

جو قوم تلاش و جستجو، فکر و دانش اور غور و تدبر سے عاری ہوتی ہے وہ زمین پر غلام بن کر اور ذلیل اور خوار ہو کر زندگی بسر کرتی ہے۔

نیت

برائی یا بھلائی کا جہاں تک تعلق ہے کوئی عمل دنیا میں برا ہے نہ اچھا ہے دراصل کسی عمل میں معنی پہنانا اچھائی یا برائی ہے معانی پہنانے سے مراد نیت ہے عمل کرنے سے پہلے انسان کی نیت میں جو کچھ ہوتا ہے وہی خیر و شر ہے۔

ہستی کے تابع

انسان کا ہر عمل، ہر فعل، ہر حرکت، کسی ایسی ہستی کے طابع ہے جو ظاہری آنکھوں سے نظر نہیں آتی۔

اللہ کا وصف

اللہ کا وصف یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کو تخلیق کرتا ہے تو اس تخلیق سے اربوں، کھربوں تخلیقات وجود میں آتی ہیں۔

انسان کے لئے تخلیق

جب ہم کسی چیز میں اللہ کی صفات تلاش کرتے ہیں تو ہمارے اوپر یہ منکشف ہوتا ہے کہ کائنات میں جو کچھ ہے یا زمین میں جو کچھ موجود ہے سب انسان کے لیئے تخلیق کیا گیا ہے۔

جھوٹ سچ

یہ ایک مسلمہ ہے کہ خیرات کرنے والے لوگ کبھی مفلس نہیں ہوتے زندگی کے اعمال میں جھوٹ کی تھوڑی سے آمیزش بھی قول و فعل میں تضاد پیدا کر دیتی ہے سچ ایک ایسی حقیقت ہے جو زمین کے ایک ایک ذرہ کو منور کرتی رہتی ہے اور زمین کا ایک ایک ذرہ پکار کر اعلان کرتا ہے کہ یہ انسان سچ کا پیامبر ہے۔

دوستی کا وصف

ماوراء ہستی اللہ سے جتنی محبت کی جائے وہ ہستی اسی مناسبت سے دس گناہ بندے کیطرف متوجہ ہو جاتی ہے دوستی کا وصف قربت ہے نہ کہ دوری دوست کو دوست سے نہ خوف ہوتا ہے اور نہ غم۔

روحانی واردات و کیفیات

روحانی واردات و کیفیات اگر حقیقت پر مبنی نہ ہوں تو اس بات کا گمان یقین بن جاتا ہے کہ شیطان آدم زاد کو نچلے گڑھے میں پھینک دیتا ہے۔

عمل کی پہچان

عمل کی پہچان یہ ہے کہ ایک عمل کرنے سے ضمیر خوش ہوتا ہے اور اس کے اندر سکون و اطمینان کی لہریں موجزن ہوتی ہیں اور عمل کی دوسری پہچان یہ ہے کہ ضمیر ناخوش ہوتا ہے اور انسان یہ عمل کر کے ندامت محسوس کرتا ہے۔

انسان

انسان دراصل ایک درخت ہے۔ اور اسکی زندگی کے اعمال و کردار اس درخت کے پھل ہیں۔

صداقت

صداقت کا فیصلہ ماخذ سے نہیں اس کے نتائج سے مرتب ہوتا ہے۔

جسم وجان

جن لوگوں کے جسمانی تقاضے روحانی کیفیات سے ہم رشتہ ہیں انکی طرز زندگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ یہ بندہ جسم وجاں کے رشتے سے واقف ہے۔

ابلیسی طرز فکر

شیطانی تفکر،ابلیسی طرز فکر اور برائی کے تشخص کی سوچ یہ ہے کہ وہ اپنا عرفان اسطرح رکھتی ہے کہ اس جیسا کوئی نہیں ہے۔ کبر و نخوت اسکی گردن کے پٹھوں کو تشنج میں مبتلا کر دیتی ہے چہرہ پر ملاحت،صباحت،اور معصومیت کی جگہ بد صورتی اور خشکی اپنا تسلط جمالیتی ہے۔

خود آگہی

خود آگہی ایک لامتناہی راستہ ہے جس راستے پر چل کر کوئی انسان ایسا درخت بن جاتا ہے جسکے پھل میٹھے اور شیریں ہوتے ہیں۔

دستاویز

زندگی کی اچھی دستاویز رکھنے والا انسان خدا کیساتھ قریبی تعلق رکھتا ہے اور خدا کی قربت سے لطف اٹھاتا ہے۔

حیات وموت

حیات کی ابتداء کتنی ہی شاندار کیوں نہ ہو انتہا لازمی طور پر فنا ہے ہر آن اور ہر لمحہ انسان کو موت کی آنکھ گھورتی رہتی ہے۔

جدوجہد اور کوشش کی حقیقت

زندگی سے مردانہ وار لڑ کر فتح یاب ہونے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ انسان جدوجہد اور کوشش کی حقیقت سے واقف ہو جائے۔

وقت

ہر چیز وقت کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے۔وقت جس طرح کی چابی دیتا ہے۔ شئے حرکت میں آ جاتی ہے۔وقت اپنا رشتہ توڑ لیتا ہے۔تو کھلونے میں چابی ختم ہو جاتی ہے۔

مرکزی نقطہ

قدرت قائم بالذات ہے۔ایک ایسا مرکزی نقطہ ہے جس نقطے کے ساتھ پوری کائنات کے افراد بندھے ہوئے ہیں۔وجود اور عدم وجود دونوں اس میں گم ہیں۔

ماورائی شعور

جب تک مذہب اور خدا کے بارے میں ہمارے اندر فلسفی انداز اور منطقی استدلال موجود رہتا ہے۔ہم کسی نتیجہ پر نہیں پہنچتے۔اس لئے کہ ماورائی ہستی کو سمجھنے کے لئے ماورائی شعور کا ہونا بھی ضروری ہے۔مذہب کی اساس ہمارا عقیدہ اور وجدان ہے۔

واجدان کی دنیا

جن لوگوں کے اوپر وجدان کی دنیا روشن ہو گئی ان لوگوں کے اندر خدا کے عدم وجود کے بارے میں شکوک و شبہات ختم ہو جاتے ہیں۔

عالم واجدان

وجدان ایک ایسا عالم ہے جس عالم میں ہر لمحہ، ہر آن حقیقتیں عکس ریز ہوتی رہتی ہیں عالم وجدان میں سفر کرنے والا مسافر وہ سب کچھ دیکھ لیتا ہے جو عقل کی پہنائیوں میں گم رہنے والا بندہ نہیں دیکھتا۔

عبادت وریاضیت

عبادت وریاضت کے ہر عمل کی بنیاد یہ ہے کہ اس عمل سے ڈر اور خوف سے نجات ملے گی اس کے بارے میں یقینی شہادت موجود نہیں ہوتی اور یقینی شہادت نہ ہونے کی بناء پر انسان مایوس ہو جاتا ہے۔

خوف زدہ زندگی

جو لوگ خوفزدہ زندگی سے آزاد نہیں ہیں،وہ خود غرضی اور ہر قسم کی نفسانی اور شہوانی جذبات کی یلغار میں گھرے رہتے ہیں۔ سفلی جذبات انکو اپنا معمول بنا لیتے ہیں۔

ذریت ابلیس

جذبات کی نادرستگی سے انسان سختی،ناہمواری،منافقت،کور چشمی کبر و نخوت حرص و طمع اور احساس برتری یا احساس کمتری کا ایک فعال کردار بن جاتا ہے ایسا کردار جسکو شیطان ذریت ابلیس میں شامل کر کے اس سے اپنے مشن کا کام لیتا ہے۔

خالق کی پہچان

خالق کائنات کو پہچاننے اور خالق کہ صفات سے وقوف حاصل کرنے کے لیے تخلیق فارمولوں سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔

ازل تا ابد حرکت

ازل تا ابد حرکت کے علاوہ کچھ نہیں ہے حرکت کسی وقت ساقط نہیں ہوتی۔

شعور لاشعور

لاشعور سو جاتا ہے۔ تو شعور بیدار ہو جاتا ہے اور جب شعور سو جاتا ہے تو لاشعور بیدار ہو جاتا ہے انسان وہی کچھ دیکھتا ہے جسکا مظاہرہ کن کے بعد ہو چکا ہے۔

حواس

اصل انسان حواس کا پابند کبھی نہیں ہوتا حواس ہمیشہ انسان کے پابند رہے ہیں۔

روح کالباس

موت و حیات کے مرحلوں سے گزرنے کے لیے روح مادی جسم بناتی ہے اس کی حفاظت کرتی ہے اور اسے استعمال کرتی ہے اور جب روح اس لباس کو اتار دیتی ہے تو انسان پر ایسی موت وارد ہو جاتی ہے کہ انسان اس زمین پر نظر نہیں آتا۔

انا

شعوری خواہشات ہمیشہ حقیقی خواہشات نہیں ہوتیں اگر انا کسی خواہش کو قبول کرلے تو اس کا پورا ہونا لازم ہے یہ ناممکن ہے کہ وہ پوری نہ ہو۔

غلطی

غلطی یا لغزش ہمیشہ محدودیت میں سرزد ہوتی ہے لامتناہیت میں سرزد نہیں ہوتی۔

محرومی یاناکامی کاافسوس

کسی محرومی یاناکامی کاافسوس لاحاصل اور خلاف عقل ہے محروم تمناوں ناکام خواہشات اور اس قسم کے تصورات سے اس طرح گزر جاناچاہئے کہ طبعیت اسکااثر قبول نہ کرے۔

کامل استغنا

جو نور پوری کائنات میں پھیلتا ہے اس میں ہر قسم کی اطلاعات ہوتی ہیں جو کائنات کے ذرے ذرے کو ملتی ہیں ان کو صحیح حالت میں وصول کرنے کاطریقہ صرف ایک ہے۔ انسان ہر طرز میں ہر معاملہ میں، ہر حرکت میں کامل استغناء رکھتا ہو۔ انسان کی ذاتی مصلحتیں اپنے لیئے نور کی شعاعوں کو محدود کر لیتی ہیں۔

یقین کی قوت

بہتر اور کامیاب زندگی اسطرح حاصل ہو سکتی ہے کہ یقین کی قوت سے کام لیا جائے یہ یہ قوت ہی منزل تک پہنچا سکتی ہے۔

بصارت

بصارت چشم سے زیادہ بصیرت قلب پر فکری اور عملی توجہ مرتکز رہنی چاہیے۔

اسماء الہیہ کے خواص

کوتاہیوں اور خطاوں کے مرض میں جو پرہیز ضروری ہے وہ یہ ہے حلال روزی کا حصول، جھوٹ سے نفرت، سچ سے محبت، اللہ کی مخلوق سے ہمدردی، ظاہر اور باطن میں یکسانیت، منافقت سے دل بیزاری، سخت دل اللہ کی مخلوق کو کمتر جاننے والا اور خود کو دوسروں سے برتر سمجھنے والا بندہ اسمائے الہیہ کے خواص سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتا۔

فطرت کی راہنمائی

جب ہم وجدان میں قدم بڑھادیتے ہیں تو فطرت ہماری رہنمائی کرتی ہے اور عقل اس کی پیروی کرتی ہے۔

صحیفۂ کائنات کے ذرے ذرے کا مطالعہ

تاریکیوں سے نکلنے، حزن وملال کی زندگی سے آزاد ہونے، اقوام عالم میں مقتدر ہونے، دل ودماغ کو انوار الٰہیہ کا نشیمن بنانے اور نظام ربوبیت وخالقیت کو سمجھنے کے لئے صحیفۂ کائنات کے ذرے ذرے کا مطالعہ کرو۔

صحیفۂ ہدایت

جس طرح ہر آدمی متعین فارمولے سے کوئی چیز بنالیتا ہے اسی طرح صحیفۂ ہدایت میں غور وفکر کرکے اپنے لئے ایک منزل متعین کرلیتا ہے۔

بردباری

بردباری، تحمل اور حکمت کی روش یہ ہے کہ آدمی درگزر سے کام لے۔

مٹی

شہباز کی قوت پرواز بھی مٹی کی ممنون کرم ہے کیوں کہ اس کے جسمانی اعضاء اسی مٹی (کل رنگ وروشنی) کی مختلف ترکیبوں سے وجود میں آئے ہیں۔

روح

روح کا نام نہیں رکھا جاسکتا روشنی ہر جگہ روشنی ہے۔

لوح محفوظ

انسانی زندگی کے تمام دور بشمول ماضی اور مستقبل لوح محفوظ پر نقش ہیں کائنات کا ہر ذرہ اس نقش کی تفصیلی تصویر ہے۔

سر تاپا شر

آدم کی اولاد کو جب تک اللہ کی صفات کا علم منتقل نہیں ہو تا وہ سر تاپا شر اور فساد ہے اور تخلیق کا علم منتقل ہونے کے بعد سراپا خیر ہے۔

خیال

۔جب ذہن میں کوئی خیال آتا ہے تو اس کا کوئی کائناتی سبب ضرور موجود ہوتا ہے اس کا سمجھنا خود انسانی ذہن کی تلاش پر ہے۔

غیب

غیب سے مراد وہ حقائق ہیں جو اللہ کی معرفت سے تعلق رکھتے ہیں۔

یقین

۔ایمان سے مراد یقین ہے، یقین وہ حقیقت ہے جو تلاش میں سرگرداں رہتی ہے۔

متقی

۔ متقی سے مراد وہ انسان ہے جو سمجھنے میں بڑی اختیاط سے کام لیتا ہے، ساتھ ہی بدگمانی کو راہ نہیں دیتا، وہ اللہ کے معاملے میں اتنا محتاط ہوتا ہے کہ کائنات کا کوئی روپ اسے دھوکا نہیں دے سکتا۔ وہ اللہ کو بالکل الگ سے پہچانتا ہے اور اللہ کے کاموں کو بالکل الگ سے جانتا ہے۔

عالم برزخ

عالم برزخ لوح محفوظ کا ایک عکس ہے۔لوح محفوظ کتاب المبین کا ایک ورق ہے۔کتاب المبین عالم ارواح ہے اور عالم ارواح وہ عالم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب "کن" کہا تھا تو اس کا ظہور ہو گیا تھا۔

خود شناسی

خود شناسی میں مکمل ہو جاتا ہے تو اس کے اوپر زندگی کی نئی راہ نئی طرز اور نیا اسلوب منکشف ہو تا ہے۔ایسے شخص کو قلندر شعور کا حامل مرد کہا جاتا ہے۔

ایمان

ایمان ایک ایسا جوہر ہے جس کی چاشنی اور حلاوت دنیا کی ہر چیز سے زیادہ ہے مگر یہ حلاوت اور چاشنی اسی بندے کو حاصل ہوتی ہے جو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ اللہ کو محبوب رکھتا ہے۔

لہریں

زندگی کا قیام مادے پر نہیں لہروں پر ہے۔ اور لہریں خیالات کا جامہ پہن کر ہر شئے کا وجود بن رہی ہیں۔

محبت

محبت ایک ایسی قلبی کیفیت کا نام ہے جو ظاہر آنکھوں سے نظر نہیں آتی لیکن انسان کا عمل اس بات کی شہادت فراہم کرتا ہے کہ اس کے اندر محبت کا سمندر موجزن ہے۔

پاکیزہ لوگ

جن لوگوں کے دل اللہ کے نور سے معمور ہوتے ہیں اور جن لوگوں کے دماغ میں خلوص، ایثار، محبت، پاکیزگی اور خدمت خلق کا جذبہ ہوتا ہے ایسے لوگوں کے چہرے بھی خوش نما، معصوم اور پاکیزہ ہوتے ہیں۔

صاحب دل لوگ

صاحب دل لوگ جن کو اطمینانا قلب نصیب ہوتا ہے ان میں اللہ کا نور نظر آتا ہے ان کی زندگی ایسے روشن اور پاکیزہ خیالات کا مرقع ہے۔ جن میں کوئی کثافت نہیں ہوتی۔

حقیقی مسرت

جس شئے کی بنیاہی ٹوٹ پھوٹ اور فنا ہو اس شئے سے کبھِ حقیقی مسرت حاصل نہیں ہوسکتی۔

زندگی

یہ شراب (زندگی) اور یہ جام (خاکی لباس سے مزین جسم) قدرت کی ایسی لکیر ہے جسے کوئِ بھی نہیں بدل سکتا۔

سعادت

اے واعظ ! یہ سعادت ازلی سعادت مندوں کو میسر آتی ہے۔ازلی شقی اس کے قُرب سے محروم رہتے ہیں۔با لآخر وقت آئے گا کہ یہ لکیریں (لہریں) منتشر ہو جائیں گی۔

خدا

خود سے گزرے بغیر خدا نہیں مل سکتا۔

والدین

ہمارا دل والدین کی عقیدت و احسان مندی اور عظمت و محبت سے سر شار ہو اور ہمارے جسم کا رواں رواں ان کا شکر گزار ہو اللہ نے اپنی شکر گزاری کے ساتھ ساتھ والدین کی شکر گزاری کی تاکید کی ہے۔

اللہ کی نشانی

انسانوں میں صرف ایمان والے لوگ ہی اللہ کی نشانوں، آیتوں اور حکمتوں پر غور فکر کرتے ہیں۔

علم حضوری

علم حضوری کے علاوہ کوئی علم حقیقی نہیں اس لئے کہ یہ علم الٰہی ہے۔

دولت

جو بندہ دولت کی تحقیر کرتا ہے سپر رکھنے کے بجائے پیروں کی خاک سمجھتا ہے دولت اس کے سامنے سرنگوں ہو جاتی ہے۔

امنت

اولیاء اللہ کی گفتگو اسرار و رموزاور علم عرفان سے پُر ہوتی ہے اور ان کی زبان سے نکلا ہوا کوئی لفظ معرفت اور حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔ ان کے ملفوظات اور واردات روحانیت کے راستے پر چلنے والے سالکین کے لئے مشعلِ راہ ہوتے ہیں۔ ان کی گفتگو اور ان کے الفاظ پر ذہنی مرکزیت کے ساتھ تفکر کیا جائے تو کائنات کی ایسی مخفی حقیقتیں منکشف ہوتی ہیں جن کا انکشاف اور مشاہدہ انسان کو اس امانت سے روشناس کر دیتا ہے جس کو سماوات ،ارض، جبال نے یہ کہہ کر قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ ہم اس امانت کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

روح کی تلاش

آؤ اپنی اس میراث کو تلاش کریں جس کے متحمل سماوات اور ارض اور پہاڑ بھی نہیں ہو سکے، وہ میراث جس کے سامنے آسمان، زمین، ستارے، شمس و قمر سب مسخر ہیں۔ یہ اس امانت کی امین ہماری روح ہے۔

ایک لمحہ

یہ ساری دنیا ایک لمحہ میں قید ہے۔ اور اس ایک لمحاتی دنیا کے اصول کے مطابق آدم کو ایک گھڑی مستعار ملی ہے اگر یہ زندگی محض بے کار باتوں میں گذر گئی تو ساری دنیا ہی گذر گئی ہم نہ پیدا ہوئے، نہ جئے، نہ اُٹھے، نہ بیٹھے، نہ کچھ کیا، نہ کچھ سمجھا۔ گویا ایسے آئے کہ آئے ہی نہ تھے۔

تعصب

جو بندہ تعصب، تفرقہ اور خود نمائی کے خول میں بند رہتا ہے۔ شیطان اسے اپنا دوست بنالیتا ہے۔

ریاکار

ریاکار دھوکے باز اور مطلب پرست شخص کے اندر منافقت پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے اندر وسوسوں کا دفریت داخل ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں آدم زاد جو فرشتوں کا مسجود ہے اپنی ذات سے نا آشنا ہو کر دوسروں کا محکوم بن جاتا ہے۔

مستی و قلندری

بندہ کا سانس خالص شراب کے ایک گھونٹ ہے سوچ کی گہرائی بتاتی ہے کہ ساری دنیا ہی خالص شراب ہے نظر آنے لگتی ہے۔ شراب کا یہی گھونٹ زندگی میں پنہاں اسرار کو میرے اوپر منکشف کرتا ہے۔ بندہ چاہے اسے مستی و قلندری میں گزار دے چاہے تو خود کو گمراہی میں دفن کر دے۔

روح

انسان خالصتاً جب کوئی کام کرتا ہے تو اسے خوشی ہوتی ہے۔ خوشی اس کے اندر سما جاتی ہے اس کی روح کے کونے کونے کو منور کر دیتی ہے اس خوشی سے اس کی روح اتنی ہلکی ہو جاتی ہے کہ انسان اپنے جسم کو لطیف محسوس کرتا ہے۔

خود آگہی

خود آگہی اور اپنی ذات کا عرفان ایسی روحانی کامیابی ہے جس کے ذریعے انسان اپنی دعوت کا سچہ نمونہ بن جاتا ہے

خدمت

اللہ کی مخلوق کی خدمت کا سچا اور مخلصانہ جزبہ انسان کے اندر محبت، اخوت، مساوات کو جنم دیتا ہے۔

قوت ارادی

انسان میں جو چیز تمام مخلوق سے افضل واعلیٰ ہے وہ اس کی قوت ارادی ہے قوت ارادی مضبوط ہو تو کائنات انسان کے سامنے سرنگوں ہو جاتی ہے۔

سونا چاندی

جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کر ڈالتے ایسے لوگ بالآخر دردناک عذاب میں مبتلا رہتے ہیں۔

شکر گزار

خدا کی راہ میں جو کچھ خرچ کریں بے غرض اور لاگ کے بغیر خرچ کریں یہ آرزو ہر گز نہ رکھیں کہ جن لوگوں کی آپ نے اللہ کے لئے مدد کی ہے وہ آپ کے شکر گزار اور احسان مند ہوں۔

حقیقی علم

حقیقی علم جاننے لئے ضروری ہے کہ ہم یہ جانتے ہوں کہ اس دنیا میں پیدائش سے پہلے ہم کہاں تھے اور مرنے کے بعد کون سے عالم میں چلے جاتے ہیں،

مومن

مومن ہر حالت میں ثابت قدم رہتا ہے کیسے ہی حالات کیوں نا ہوں سو کبھی ناامیدی کی دلدل میں نہیں پھنستا۔

استغفار

توبہ استغفار سے روح مجلٰی ہو جاتی ہے اور قلب دھل جاتا ہے نہایت خلوص اور سچائی کے ساتھ توبہ کرنے سے انسان کی زندگی بدل جاتی ہے۔

عشق ووفا

اپنی زندگی کو عشق ووفا کی چلتی پھرتی، منہ بولتی تصویر بنا دیجئے، بلاشبہ ایسے افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی صف میں شامل کر لیتا ہے۔

ذات کا عرفان

اپنی ذات کا عرفان۔ معرفت الٰہیہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔

گفتگو

گفتگو میں آدمی کا عکس جھلکتا ہے، خوش آواز آدمی کے لئے اس کی آواز تسخیر کا کام کرتی ہے۔

اعمال

اعمال محض جسمانی حرکات کا نام نہیں ہے۔ صحیح عمل ہے وہ ہے جس کے ساتھ روح بھی شامل ہو۔

محبت

محبت پر سکون زندگی اور اطمینان قلب کا ایک ذریعہ ہے اس لئے کوئی انسان جس کے اندر محبت کی لطیف لہر ہوتی ہیں۔ مصائب و مشکلات اور پیچیدہ بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے۔

دل

اللہ سب کے دل میں موجود ہے جس طرح دل کی حرکت کے بغیر زندگی کا تصور نہیں کیا جا سکتا اسی طرح اللہ کے بغیر دل کی حرکت بے معنیٰ ہے۔

عارضی

ہر عارضی چیز حقیقت نہیں ہوتی۔ اور جو چیز حقیقی ہے وہ حق سے قریب ہے۔

دوستوں کی صحبت

دوستوں کی صحبت میں بیٹھ کر وہی رجحانات اور خیالات پیدا ہوتے ہیں جو دوستوں میں کام کر رہے ہیں قلبی لگاؤ اسی سے بڑھانا چاہیے جس کا ذوق افکار و خیالات اور دوڑ دھوپ اسوۂ حسنہ کے مطابق ہوں۔

دوستی کی بنیاد

دوستی کی بنیاد، خلوص محبت اور رضائے الٰہی پر ہونی چاہیے نہ کہ ذاتی اغراض پر ایسا رویہ اپنائیے کہ دوست آپ کے پاس بیٹھ کر مسرت اور کشش محسوس کریں۔

طمانیت قلب کا ذریعہ

اگر انسان کے اندر خود سکون ہے وہ دوسروں کے لئے بھی طمانیت قلب کا ذریعہ ہے اس کا عکس عطر بیز ہے تو وہ بھی پورے ماحول کی خوشبو ہے۔

فطرت میں مقام

فطرت میں ہم اپنا مقام رکھتے ہیں۔ یہ مقام ہمیں ایک ہستی نے جو تمام نوعوں سے ماوراء ہے اور تمام افرادِ کائنات پر فضیلت رکھتی ہے۔ عطاء کیا ہے اور یہ عطا ایک فاضل عقل اور تفکر کرنے کی صلاحیت ہے۔

مسلمانوں کے عمل

قرآن کی حقیقی تعلیم اور مسلمانوں کے عمل میں بہت بڑا تضاد واقع ہو چکا ہے قرآن جس راہ کا تعین کرتا ہے اور مسلمان جس راہ پر چل رہا ہے یہ دونوں دو ایسی لکیریں ہیں جو آپس میں کبھی نہیں ملتیں۔

توقع

اللہ کے علاوہ کسی سے توقع نہ رکھی جائے اس لئے کہ جو بندہ کسی سے توقع نہیں رکھتا وہ نا امید بھی نہیں ہوتا ۔امیدیں توازن کے ساتھ کم سے کم رکھنی چاہئیں جو آسانی کے ساتھ پوری ہوتی رہیں۔

قدرت کا چلن

قدرت کا چلن یہ ہے کہ غیر معمولی طاقت اسے ملتی ہے جو اس کا موزوں استعمال جانتا ہے۔

زندگی

زندگی خواہشات تمناؤاور آرزو کے تانے بانے پر قائم ہے۔اور دونوں تصورات خیالات سے جنم لیتے ہیں۔

ناخوش اور غیر مطمئن

ہم ناخوش اور غیر مطمئن اس لئے ہوتے ہیں کہ ہمارے اندر جو خواہش پیدا ہوتی ہے وہ غیر شعوری ہے اور ہم خواہش کے پس پردہ ضروریات سے ناواقف ہیں۔

یقین وفریب

کسی چیز پر انسان کا یقین کرنا اتنا ہی مشکل ہے جتنا فریب کو جھٹلانا۔

مفروضہ خوبیاں

انسان جو کچھ ہے خود کو اس کے خلاف پیش کرتا ہے وہ ہمیشہ اپنی کمزوریوں کو چھپاتا ہے اور ان کی جگہ مفروضہ خوبیاں بیان کرتا ہے جو اس کے اندر موجود نہیں ہیں۔

یقین کی کمزوری

یقین کی کمزوری شک سے جنم لیتی ہے جب تک خیالات میں تذبذب رہتا ہے یقین میں پختگی نہیں آتی۔

فکر سلیم

پاکیزہ طرز فکر میں انسان اپنی روح سے قریب تر ہو جاتا ہے اور اس کے اندر ایسی فراست پیدا ہوتی ہے جس کو فکر سلیم کہا جاتا ہے۔

کیفیات کا مجموعہ

فرد ایسی کیفیات کا مجموعہ ہے جسکو تفکر کہا جاتا ہے۔

اوصاف

کسی چیز سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اس چیز کے اندر کام کرنے والے اوصاف، اس کی حقیقت اور اس کی ماہیت سے وقوف حاصل ہو۔

احساس کمتری

احساس کمتری میں مبتلا ہونا اپنی صلاحیتوں کو زنگ لگا دینے کے مترادف ہے۔

ذوق وشوق

ذوق وشوق کے ساتھ جب کوئی بندہ کسی راستے کو اختیار کرتا ہے، تو وہ راستہ دین کا ہو یا دنیا کا اس کے نتائج مثبت مرتب ہوتے ہیں۔

ذہنی مرکزیت

ذہنی مرکزیت کے ساتھ ساتھ اگر دلچسپی بھی قائم ہو تو کام آسان ہو جاتا ہے جہاں تک دلچسپی کا تعلق ہے اس کی حدود اگر متعین کی جائیں تو وہ دورخ پر قائم ہیں جن کو عرف عام میں ذوق وشوق کہا جاتا ہے یعنی ایک طرف کسی چیز کی معنویت کو تلاش کرنے کی جستجو ہے اور دوسری طرف اس جستجو کے نتیجے میں کوئی چیز حاصل کرنے کا شوق ہے۔

سیرت

ہر انسان اپنی سیرت کی بنا پر از سرِ نو جنم لیتا ہے اور اوجِ ثریا تک پہنچ جاتا ہے، سیرت کی جڑیں اخلاقی قدروں سے نشو نما پاتی ہیں۔

قید

آدمی نے خود کو اپنی اختراع کی ہوئی چیزوں میں قید کر لیتا ہے۔

روحانیت سیکھنے کے لئے

روحانیت سیکھنے کے لئے نرم طبعیت، گداز دل اور آزاد ذہن ہونا ضروری ہے۔

روحانیت اور ماورائی علوم

جہاں علم فلسفہ اور منطق کی حدود ختم ہوتی ہیں اس سے آگے روحانیت اور ماورائی علوم کی حدیں شروع ہوتی ہیں ۔

اندرونی تحریکات

جب تک کوئی شخص اپنی روحانی قوتوں کو بیدار کرنے کے لئے اندرونی تحریکات کی طرف ذہن نہیں لگاتا اس کی روحانی صلاحیتیں بیدار نہیں ہوتیں۔

بنیادی کردار

یقین ہر کام میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔

ہماری زندگی

ہماری زندگی عقل اور وجدان کے تابع ہے۔

کلیے

روحانی علوم اس کلیے پر قائم ہیں کہ آدمی روحانی دماغ کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرنا سیکھ لے۔

انسانی نگاہ

انسانی نگاہ اپنے عمل میں مادی عوامل کی احتیاج سے آزاد ہے۔

موجودات کی حرکت

موجودات کی ہر حرکت ایک دوسرے سے مربوط ہے اور ہر لمحے کی تعمیر پہلے لمحے پر قائم ہے پہلے لمحے سے دوسرا لمحہ جنم لیتا ہے اور دوسرے لمحے سے تیسرا لمحہ وجود میں آجاتا ہے۔

نور باطن

ضمیر نور باطن ہے نور باطن سے استفادہ کرنے کے لئے اللہ نے انبیاء کے ذریعے شریعتیں نافذ کی ہیں۔

علم

علم اس وقت تک علم نہیں ہو تا جب تک کوئی ذات ان علوم کو انسانی دماغ پر انسپائر نہ کرے۔

تفرقہ

قرآن پاک کی بیان کردہ توحید داخل میں ہونے اور اس توحید کو اپنے اوپر جاری وساری کرنے کے لئے تعصبات کو بالائے طاق رکھنا ہو گا۔ تفرقوں سے آزاد ہونا ہو گا۔

بقا کے ذرائع

بقا کے ذرائع توحید کے سوا کسی نظام حکمت میں نہیں ملتے۔

ارکان

مذہب کے باطنی وصف (تفکر) کے ذریعے کوئی شخص بالآخر "صفت احسان" کو حاصل کرلیتا ہے یعنی اسے ذات باری تعالیٰ کا عرفان نصیب ہو جاتا ہے۔

فکر

فکر میں ذوق وشوق، تجسس اور گہرائی کی قوتیں پیدا نہ ہوں تو ہم کوئی بھِ علم نہیں سیکھ سکتے۔

تخلیق کے راز

کوئی شخص اپنی روح کی صلاحیتوں اور صفات کو تلاش کرتا ہے تو اس پر تخلیق کے راز منکشف ہو جاتے ہیں۔

عرفان نفس بالآخر ذہن میں ایسی روشنی پیدا کر دیتا ہے جو خالق کی پہچان کا باعث بن جاتی ہے۔

استغراق

کسی شخص کو عبارات میں استغفراق حاصل ہو جاتا ہے اسے عبادات سے بھرپور ثمرات نصیب ہو جاتے ہیں۔

دین کی تعلیمات

دین کی تعلیمات کا مدار اللہ کی ذات ہے اور دین کا مدعا یہ ہے کہ آدمی کا قلبی رشتہ اللہ کی ذات اقدس سے قائم ہو جائے اور یہ رشتہ اتنا مستحکم ہو جائے کہ قلب اللہ کی تجلی کا دیدار کر لے۔

قرآن کا مسلک

انسان خواہش کرنے کا حق ضرور رکھتا ہے لیکن دوسروں پر اپنی خواہش مسلط کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ میں قرآن کا مسلک ہے۔

ماحول

بلاشبہ ہر کام کے لئے ماحول کا ساز گار ہونا ضرور کیا ہے۔

صبر شکر

صبر شکر یقین، توکل اور استغناء وہ خصوصیات ہیں جو ان کو شک اور وسوسوں سے آزاد کر کے اعلیٰ مقامات تک پہنچاتی ہیں۔ اخلاق اور تواضع کی خصوصیات اپنانے سے ذہن اسفل کیفیات سے دور ہو جاتا ہے۔ اگر آدمی انتشار میں مبتلا ہو تو وہ ہر جگہ پریشان رہتا ہے۔

بے معنی گفتگو

بے معنی گفتگو سے پرہیز علم میں اضافہ کرتا ہے۔

تجلی

تجلی کی ایک نقش ہے جو اپنے اندر مکمل معنویت کے ساتھ ساتھ خدوخال اور حرکت رکھتی ہے تمام اسماء یا صفات کی تجلیاں انسان کی روح کے اندر نقش ہیں۔

اللہ کی صفات

کائنات میں کام کرنے والی صفات اللہ کی صفات ہیں۔ فرق یہ ہے کہ صفات اللہ کی ذات میں کل کی حیثیت میں موجود ہیں اور مخلوق کو ان کا جز وعطا ہوا ہے۔

ایک ہستی

پوری کائنات اس حقیقت پر قائم ہے کہ وہ ایک ہستی کی ملکیت ہے یعنی تمام موجودات کا مالک ایک ہی ہے۔ اسی حقیقت کی وجہ سے تمام مخلوقات ایک دوسرے سے تعارف حاصل کرتی ہیں اور ایک دوسرے کو فیضان پہنچانے پر مجبور ہیں۔ اگر کائنات ایک ہستی کی ملکیت نہ ہوتی تو ایک دوسرے سے ربط ممکن نہ ہوتا۔

لفظ اللہ

لفظ اللہ میں ایسی تجلی مستور ہے جو حاکمیت اور خالقیت کو ظاہر کرتی ہے۔ اس تجلی کی معرفت آدمی تمام عالم کی بنیاد مشاہدہ کرلیتاہے کیونکہ خالقیت اور مالکیت تمام مخلوقات پر محیط ہے۔

محبوبیت کا رشتہ

ہر بندہ کا اللہ کے ساتھ محبوبیت کا رشتہ ہے ایسی محبوبیت کا رشتہ جس میں بندہ اپنے رب کے ساتھ راز و نیاز کرتا ہے۔

حقیقی مسرت

حقیقی مسرت سے واقف ہونے کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی اصل کو تلاش کریں۔

پیدائش

پیدائش کے بعد زندگی کا دوسرا مرحلہ ہمارے سامنے آتا ہے کہ ہمارا ہر ہر لمحہ مرتا ہے اور ہر لے کی موت دوسرے کے کی پیدائش کا زریعہ بن رہتی ہے۔

مادی جسم

آدمی صرف مادی جسم نہیں ہے۔ بلکہ ایک شعور ہے جو ایک طرف گھٹتا رہتا ہے اور دوسری طرف بڑھتا ہے ہے جیسے شعور گھٹتا ہے آدمی ماضی میں جاتا رہتا ہے اور جیسے جیسے شعور بڑھتا ہے آدمی مستقبل میں قدم رکھتا رہتا ہے۔

ہماری کائنات

ہماری کائنات اللہ کی آواز ہے اللہ نے جب اپنی آواز میں کن کیا تو ساری کائنات وجود میں آگئی اللہ جب اپنا تعارف کراتا ہے تو کہتا ہے کہ میں مخلوق کا دوست ہوں۔

ہمارا رب

وہ خدا جو ہمارا رب ہے جو ہمارے لئے ہر طرح کے وسائل پیدا کرتا ہے اور میں زندگی کے نئے نئے مراحل اور نئے نئے تجربات سے گزارتا رہتا ہے بلا شک وشبہ ہمارا دوست ہے۔

مخلوق کا ساتھ

خدا اپنی مخلوق کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا چاہے ہمارے جسمانی خدوخال کتنے ہی مختلف کیوں نہ ہوں۔

تلاش

انسان کو وہ چیز مل جاتی ہے جس کی اسے تلاش ہوتی ہے اللہ کے یہاں اس بات کی خصوصیت نہیں کہ وہ اللہ کو مانتا ہے یا نہیں۔

تلاش مقصد

انسان اپنی صلاحیتوں کے ساتھ تن من دھن سے کسی چیز کی تلاش میں لگ جائے اور تلاش کو زندگی کا مقصد قرار دے لے تو وہ چیز اسے حاصل ہو جاتی ہے۔

کتاب کا علم

کتاب کا علم سیکھ کر بندہ ایسی مسند پر قیام فرما ہو جاتا ہے جہاں اسے کائنات میں تصرف کرنے کی صلاحیتو دیعت کر دی جاتی ہے۔

سوچ

انسان کے اندر سوچ اور تفکر کا شعور متحرک ہو جاتا ہے تو اس کی نظر اس کی فہم اس کا ادراک اور اس کی بصیرت اسے اس طرف متوجہ کرتی ہے کہ با اختیار انسان مجبور میں ہے اور یہ مجبور ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہماری تمام زندگی کا کنٹرول کسی ایسی ہستی کے ہاتھ میں ہے جس کا اختیار کائنات کے اوپر محیط ہے۔

راسخ

راسخ فی العلم لوگوں کے ذہن میں یقین کا یا پیٹرن بن جاتا ہے کہ دو اپنی زندگی کا ہر عمل اور زندگی کی ہر حرکت ہر ضرورت اللہ کے ساتھ وابستہ کر دیتے ہیں۔

قوموں کی حالت

جو قومیں اپنی حالت بدلنے کے لئے کوشش کرتی ہیں ان کو ایسے وسائل مل جاتے ہیں جن سے وہ معزز اور محترم کی جاتی ہیں اور جو قومیں اپنی تبدیلی نہیں چاہیں وہ محروم اور زلیل زندگی گزارتی ہیں۔

اللہ کے اختیارات

بندہ اللہ کے دیئے ہوئے اختیارات کو اگر صحیح سمتوں میں استعمال کرتا ہے تو اچھے نتائج مرتب ہوتے ہیں اگر غلط طرزوں میں استعمال کرتا ہے تو منفی نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

صحیح طرزیں

قومیں اگر صحیح طرزوں میں عملی زندگی بسر کریں گی تو ان کو عروج نصیب ہو گا اور اگر غلط طرزوں میں عملی زندگی بسر کریں گی تو ظلام عادی جائیں گی۔

ظاہری حالت

ظاہری حالت میں رہتے ہوئے غیب کی دنیامیں کبھی جس فردی قوم کی رسائی ہوتی ہے دراصل وہی اصلی ترقی عزت اور شان وشوکت ہے۔

حقیقت

حقیقت میں ذہنی انتشار نہیں ہوتا، حقیقت کے اوپر کبھی خوف اور غم کے سائے نہیں منڈلاتے، حقیقی دنیا سے متعارف لوگ ہمیشہ پر سکون رہتے ہیں۔

استغناء

استغناء حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ انسان کی سوچ اور انسان کی طرز فکر اس طرز فکر سے ہم رشتہ ہوجو اللہ کی طرز فکر ہے۔

اللہ کی طرز فکر

اللہ کی طرز فکر یہ ہے کہ وہ اپنی مخلوق کی خدمت کر تا ہے اور اس خدمت کا کوئی صلہ نہیں چاہتا بندہ جب اختیاری طور پر اس طرز فکر کو اختیار کرلیتا ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ کی مخلوق کے کام آئے تو اسے قلندر شعور منتقل ہو جاتا ہے۔

یقین

جب تک آدمی کے یقین میں یہ بات رہی ہے کہ چیزوں کا موجود ہونا یا چیزوں کا عدم میں چلے جانا اللہ کی طرف سے ہے۔ اس وقت تک زبان کی مرکزیت قائم رہتی ہے اور جب یہ یقین غیر مستحکم ہو کر ٹوٹ جاتا ہے تو آدمی ایسے عقیدے اور ایسے وسوسوں میں گرفتار ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ پریشان ہوتی ہے، غم اور خوف ہوتا ہے۔

وسائل

اللہ نے وسائل اس لئے تخلیق کئے ہیں کہ نوع انان ان وسائل کے اندر مخفی قوتوں کو تلاش کر کے ان سے کام لے۔

انسان کی پیدائش

جب ہم کسی چیز کے اندر اللہ کی صفات تلاش کرتے ہیں تو ہمارے اوپر یہ منکشف ہو جاتا ہے کہ پوری کائنات موجود ہے۔ کائنات میں جو کچھ بنایا گیا ہے یا زمین میں جو کچھ موجود ہے سب انسان کے لئے تخلیق کیا گیا ہے۔

انسان جو کچھ کرے

استغنا سے مراد یہ ہے کہ آدمی جو کچھ کرے اس عمل میں اس کے ساتھ اللہ کی خوشنودی ہو، اور اس طرز فکر اور اس عمل سے اللہ کی مخلوق کو کسی طرح نقصان نہ پہنچے۔ ہر بندہ خود خوش رہے اور نوع انسانی کے لئے مصیبت اور آزار کا سبب نہ بنے۔

دوست

کوئی دوست اس وقت کام آسکتا ہے جب اللہ چاہے۔

عقل وشعور

اللہ اپنی مرضی سے عقل وشعور بخشتا ہے آدمی کے اندر فکرو گہرائی عطا کرتا ہے۔

نادان لوگ

لوگ نادان ہیں کہتے ہیں کہ ہماری گرفت حالات کے اوپر ہے انسان اپنی مرضی اور منشا کے مطالت حالت میں ردوبدل کر سکتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے انسان ایک کھلونا ہے حالات جس قسم کی چابی اس کے اندر کر دیتے ہیں اسی طرح یہ کودنا، ناچنا شروع کر دیتا ہے۔

اللہ کا نظام

اللہ کا ایک نظام ہے جو مربوط ہے ہر نظام کی دوسرے نظام کے ساتھ وابستگی ہے اس نظام میں نہ کہیں اتفاق ہے نہ کہیں حادثہ ہے نہ کوئی مجبوری ہے۔

کامل یقین

کس چیز کے اوپر کامل یقین کا ہو جاتا اس وقت ممکن ہے جب دو چیز یا عمل جس کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ یہ کس طرح واقع ہو گی بغیر کسی ارادے، اختیار اور وسائل کے پوری ہوتی رہے۔

نفس

جان ، نفس نقطہ یا روح تخلیق کرنے والی ہستی کے وجود کا ایک حصہ ہے تخلیق کرنے والی ہستی کی تجلی کا ایک وصف ہے اور تجلی کا وصف قدرت اور رحمت ہے۔

تخلیقی صفات

انسان کے اندر جب تخلیقی صفات کا مظاہرہ ہوتا ہے یا اللہ اپنے فضل و کرم سے تخلیقی صلاحیتوں کا علم بیدار کر دیتا ہے تو بندے کے اوپر یہ بات منکشف ہو جاتی ہے کہ کوئی بے رنگ خیال جب رنگین ہو جاتا ہے تو تخلیق عمل میں آ جاتی ہے اللہ بحیثیت خالق درائے بے رنگ ہے۔

اطلاع

حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے تقاضوں کی بنیاد اطلاع ہے۔

ذات

ذات کو صفات سے الگ نہیں کیا جاسکتا صفات ذات کے اندر موجود ہوتی ہیں اور صفات سے ہی ذات کا تعارف ہوتا ہے۔

کائنات کے رموز

اللہ کو پہچاننے کے لئے خود کو پہچاننا ضروری ہے خود کو پہچاننا دراصل کائنات کے رموز کو جاننا پہچاننا ہے کائنات کے رموز سے واقفیت کائنات کے اوپر حکمرانی ہے کائنات پر حکمران بندہ ہی اللہ کا نائب اور خلیفہ ہے۔

علم کا سمندر

اللہ کیونکہ لامتناہی ہے اس لئے اللہ کی صفات کا علم بھی لامتناہی ہے یعنی آدم کو اللہ نے جو علم عطا کیا ہے وہ لامتناہی ہے یہ علم ایک ایسا سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔

تقاضے

زندگی کے سارے تقاضے روح سے منتقل ہوتے ہیں

ترک

ترک آدمی کی زندگی کا جزو اعظم ہے

باطنی نگاہ

سے اگر کسی بندے کے اندر باطنی نگاہ متحرک نہیں تو ایمان کے دائرے میں داخل نہیں ہوتا۔ جب کوئی بندہ ایمان کے دائرے میں داخل ہو جاتا ہے تو اس کی طرزِ فکر میں سے تخریب اور شیطنیت نکل جاتی ہے۔

غیر مرئی صلاحیتیں

ہم کائناتی تخلیقی فارمولوں کے تحت اپنے اندر ہر قسم کی غیر مرئی صلاحیتوں کو اپنے ارادے اور اختیار سے متحرک کر سکتے ہیں۔

خیالات

خیالات اور عمل کی پاکیزگی یہ ہے کہ کسی کو برا نہ سمجھیں کسی کی طرف سے بغض و عناد نہ رکھیں اگر کسی سے تکلیف پہنچی ہے تو انتقام نہ لیں معاف کر دیں۔ ضروریات زندگی اور معاش کے حصول میں اعضا کا وظیفہ پورا کریں۔ جدوجہد میں کوتاہی نہ کریں لیکن نتیجہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ کسی عمل سے یہ محسوس ہو جائے کہ مجھ سے کسی کی دل آزاری ہو گئی یا کسی کے ساتھ زیادتی ہو گئی ہے تو بلا تخصیص وہ کمزور ہے، ناتواں ہو، غریب ہو، چھوٹا ہو یا بڑا ہو اس سے معافی مانگ لی جائے۔ آدمی جو کچھ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرے۔ ذہن کے اندر مال و متاع اور اسباق کی اہمیت نہ ہو۔ اللہ کے پھیلائے ہوئے اور دیئے ہوئے وسائل کو خوش ہو کر استعمال کرے لیکن دنیاوی وسائل کو مقصد زندگی نہ بنائے۔ جس طرح ممکن ہو دامے درمے، قدمے، سخنے، اللہ کی مخلوق کی خدمت کی جائے۔

اللہ کی مخلوق

للہ کی مخلوق کی خدمت کا سچا اور مخلصانہ جذبہ انسان کے اندر محبت، اخوت، مساوات اور مامتا کو جنم دیتا ہے۔

اللہ کا حق

بندے کے اوپر اللہ کا یہ حق ہے کہ بندے کو اللہ کی ذات اور صفات کی معرفت حاصل ہو، اس کا دل اللہ کی محبت سے سرشار ہو اس کے اندر عبادتوں کا ذوق اور اللہ کے عرفان کا تجسس کروٹیں لیتا ہو۔

ناقابل ادراک

ناقابل ادراک ہونے کے باوجود اللہ انسان کے ساتھ اپنی معیت اور قربت کا بار بار اعلان کرتا ہے۔

خدا سے محبت

خدائے تعالیٰ سے جو لوگ محبت کرتے ہیں ان سے اللہ تعالیٰ بھی محبت کرتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اس کے دل میں محبت بھر دیتے ہیں۔ محبت کی یہ خوشبو جب آسمان کی رفعتوں کو چھو جاتی ہے تو آسمان والے بھی اس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں اور جب محبت کی یہ خوشبو زمین کی چاروں سمت کو محیط ہو جاتی ہے تو زمین پر بسنے والا ہر فرد خواہ وہ انسان ہو، پرندہ ہو، چرندہ ہو، درندہ ہو اس شخص سے والہانہ محبت کرتا ہے۔

اللہ سے محبت

اللہ جب کسی سے محبت کرتا ہے تو اللہ یہ چاہتا ہے کہ اللہ سے محبت کی جائے۔

خدا سے محبت

خدا سے محبت کے دعوے کی تکمیل اسی وقت ہوتی ہے اور یہ دعویٰ خدا کی نظر میں اسی وقت قابل قبول ہے جب ہم خدا کے رسول ﷺ کی پیروی کریں۔

کائنات کا علم

کائنات کا علم جب حاصل ہو جاتا ہے تو انسان کے اندر ایمان ویقین کی ایک دنیا روشن ہو جاتی ہے اور نور سے دل منور ہو جاتے ہیں۔

دولت

دنیا میں دولت سے زیادہ بے وفا کوئی چیز نہیں ہے۔ دولت نے کبھی کسی کے ساتھ وفا نہیں کی۔ دولت ہر جائی ہے۔ دولت ایک ایسا بزدلانہ تشخص ہے کہ جو دولت کو پوجتا ہے دولت اس کو تباہ وبرباد کر دیتی ہے۔

خوف

ڈر اور خوف دوری اور جدائی کا اکسیری نسخہ ہے۔ یہ کون نہیں تسلیم کرے گا کہ ڈر گھٹن ہے، ڈر اضطراب ہے، ڈر بے چینی ہے، ڈر اور خوف فنا کی دو دلوں میں جدائی کی ایک دیوار ہے۔

شکر

۔ شکر کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو استعمال کیا جائے اور صبر یہ ہے کہ بندہ راضی بہ رضا رہے

سعادت مند

اگر تم سعادت مند ہو تو شر سے بچتے رہو کہ اللہ بچنے والوں پر ہمیشہ رحم کرتا ہے۔ رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ادا کرو۔ اور بے جا خرچ نہ کرو کہ دولت اڑانے والے شیطان کے بھائی ہوتے ہیں اور تم جانتے ہو کہ شیطان اللہ کا باغی ہے۔

خدا کی رحمت

اگر تم تہی دست ہو اور کچھ نہیں دے سکتے لیکن خدا کی رحمت کی امید ضرور رکھتے ہو تو ان لوگوں کو نرمی سے ٹال دو۔ تم نہ کنجوس بنو اور نہ اتنے فضول خرچ کہ کل نادم ہونا پڑے۔

رب سے عہد وفا

قوم یا فرد جب اپنے رب سے عہد وفا استوار کرتا ہے اور اپنے کرتوتوں پر نادم ہوتا ہے اور اپنی نا اہلی کا اقرار کرتا ہے، اپنے رب کے آگے گڑگڑاتا ہے اور اتنا روتا ہے کہ آخر کار اس کی روح کا سارا نظام ساری کثافتوں سے دھل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم یا ایسے فرد سے بہت خوش ہوتا ہے۔

عشق ووفا

دل کی عمیق ترین گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ کی ذات کو پہچانیئے۔ دل و دماغ، احساسات و جذبات، افکار و قیادت اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ دوسری تمام صلاحیتوں کو مجتمع کر کے اپنے رب کی طرف یکسوئی اور دھیان سے متوجہ ہو جایئے۔ دوسروں کے لئے اپنی زندگی کو عشق ووفا کی چلتی پھرتی، منہ بولتی تصویر اور نمونہ بنا دیجئے بلاشبہ ایسے افراد کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کی صف میں شامل کر لیتا ہے جس کا مشاہدہ روح کی آنکھیں اور روحانی لوگ کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان مخصوص بندوں کا ایک سلسلہ ہے جس میں شامل ہونے کے بعد انسان کا دل، دماغ اور نفس مطمئن ہو جاتا ہے۔

حقیقی معبود

آدمی اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے، اپنی پیشانی کو اپنے حقیقی معبود اور مالک کے سامنے جھکا دیتا ہے۔

ناحق فیصلے

جہاں ناحق فیصلے ہونگے وہاں جھگڑا، فتنہ و فساد، خوں ریزی ضرور ہو گی، بد عہد قوم پر اس کے دشمن ہر حال میں اپنا تسلط جما لیتے ہیں۔

حضور قلب

حضور قلب کے ساتھ خدا کو یاد کیجئے۔ دل و دماغ، احساسات، جذبات، افکار و خیالات ہر چیز سے پوری طرح خدا کی طرف رجوع ہو کر یکسوئی اور دھیان کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کیجئے اور ساری زندگی کو تعلق اللہ کا نمونہ بنایئے۔

سکون کی بارش

اللہ تعالیٰ کے ساتھ ربط قائم ہو جانے سے انسان کا دل مطمئن ہو جاتا ہے اور اس کے اوپر سکون کی بارش برستی رہتی ہے۔

تبلیغ

لیکن تبلیغ اس شخص کو زیب دیتی ہے جس کے اندر روحانی صلاحیتیں بیدار ہوں اور وہ خود بھی راہ حق کا سچا اور پر عزم مسافر ہو۔

۔اسلام کی تعلیمات

۔ اسلام کی تعلیمات حاصل کر کے اپنے اندر بصیرت پیدا کیجئے۔ یقین رکھئے خدا کے نزدیک دین سلامتی اور راست بازی کا دین ہے۔ دین حق اسلام کو چھوڑ کر جو طریقۂ بندگی بھی اختیار کیا جائے گا، خدا کے ہاں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔

عجز وانکساری

عجز وانکساری خطاکار انسان کا وہ سرمایہ ہے جو خدا کے حضور پیش کیا جا سکتا ہے۔

اللہ کی ذات

صرف اللہ کی ذات ایسی یکتا اور غنی ہے کہ بندہ روزانہ لاکھوں خواہشات بھی اللہ کے ساتھ وابستہ کرے تو اللہ ان کو پورا کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔

سکون

بلاشبہ صحیح فہم کے ساتھ دین کی حکمت ہی تمام بھلائیوں کا سرچشمہ ہے اور جو شخص اس چیز سے محروم ہے وہ دونوں جہان کی نعمتوں اور سعادتوں سے محروم ہے۔ اس کی زندگی میں کبھی طمانیت اور سکون داخل نہیں ہوتا۔

مسکراتے ہوئے نرمی کے ساتھ، میٹھے لہجے اور درمیانی آواز میں بات کرنے والے لوگوں کو اللہ کی مخلوق عزیز رکھتی ہے۔

شیریں مقال

شیریں مقال آدمی خود بھی اپنی آواز سے لطف اندوز اور سرشار ہوتا ہے اور دوسرے بھی مسرور و شاداں ہوتے ہیں۔ اچھی، میٹھی اور مسحور کن آواز سے اللہ میاں بھی خوش ہوتے ہیں۔

نقلیں

دوسروں کی نقلیں نہ اتاریئے۔ اس عمل سے دماغ میں کثافت اور تاریکی پیدا ہوتی ہے۔
شکایتیں نہ کیجئے کہ شکایت محبت کی قینچی ہے۔ کسی کی ہنسی نہ اڑایئے کہ اس سے آدمی احساس برتری میں مبتلا ہو جاتا ہے اور احساس برتری آدمی کے لئے ایسی ہلاکت ہے جس ہلاکت میں ابلیس مبتلا ہے۔

بڑائی

اپنی بڑائی بیان نہ کیجئے۔ اس عمل سے اچھے لوگ آپ سے دور ہو جائیں گے۔ خوشامد اور چاپلوسی کرنے والے منافق آپ کا گھیراؤ کر لیں گے اور ایک روز آپ عرش سے فرش پر گر جائیں گے۔ فقرے نہ کسئے، کسی پر طنز نہ کیجئے، بات بات پر قسم نہ کھایئے۔ یہ عمل آپ کے کردار کو گہنا دے گا اور آپ لوگوں کی محبت سے محروم ہو جائینگے۔

تنگ دل

تنگ دل اور خرچ پر کڑھنے والے لوگ فلاح و کامرانی کے مستحق نہیں ہوتے۔

خوش خلقی

خوش خلقی اور نرم مزاجی کو پرکھنے کا اصل میدان گھریلو زندگی ہے۔ گھر والوں سے ہر وقت واسطہ رہتا ہے اور گھر کی بے تکلف زندگی میں مزاج اور اخلاق کا ہر رخ سامنے آ جاتا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ وہی مومن اپنے ایمان میں کامل ہے جو گھر والوں کے ساتھ خوش اخلاقی، خندہ پیشانی اور مہربانی کا برتاؤ رکھے۔ گھر والوں کی دل جوئی کرے اور پیار و محبت سے پیش آئے۔

تخم ریزی

تحریر قاری کے اوپر ایک تاثر چھوڑ دیتی ہے، ایسا تاثر جو ذہن کے اندر فکر و فہم کی تخم ریزی کرتا ہے اور پھر یہی فکر و فہم ایک تناور درخت بن جاتا ہے۔

ایثار

جب کوئی بندہ اپنی برادری کے آرام و آسائش کے لئے اللہ کی دی ہوئی دولت خرچ کرتا ہے تو یہ ایثار وجہ قبولیت بن جاتا ہے۔

سستی

جو لوگ آرام طلبی اور سستی کی وجہ سے دن میں خراٹے لیتے ہیں یا لہو و لعب میں مبتلا ہونے کے لئے رات بھر جاگتے ہیں وہ اپنی صحت اور زندگی برباد کرتے ہیں۔

آفتابی شعاعیں

۔ جس طرح آفتابی شعاعیں پیاسے ریگستان میں ٹپکے ہوئے قطروں کو ڈھونڈ کر آسمانی بلندیوں کی طرف واپس لے جاتی ہیں اسی طرح زندگی کے یہ تمام قطرے جو اجسام انسان کے خاکدانوں میں ٹپک پڑتے ہیں لامکانی وسعتوں میں دوبارہ پہنچ جائیں گے۔

عرفان

خالق کا عرفان حاصل کرنے کے لئے خود اپنی ذات کا عرفان ضروری ہے اور اپنی ذات کا عرفان یہ ہے کہ ہم اپنے اندر موجود اللہ کے نور کا مشاہدہ کریں۔

کفارہ

مکافات عمل کا قانون یہ ہے کہ کوئی بندہ اس وقت تک رنگ و بو کی اس دنیا سے رشتہ منقطع نہیں کر سکتا جب تک وہ مکافات عمل کا کفارہ ادا نہیں کر دیتا۔

محبت الٰہی

محبت الٰہی صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے۔

بصارت

بصارت اور ایمان کی روشنی سے محروم لوگ قدرت کے مناظر کا ادراک نہیں کر سکتے۔

مومن

مومن کی طرزِ فکر یہ ہوتی ہے کہ وہ ہر حالت میں چاہے وہ حالت خوشی کی ہو، غم کی ہو یا مالی فراوانی کی، ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ ہر مصیبت میں ثابت قدم رہتا ہے۔

خود نمائی

خود نمائی اور کبر سے بچئے...... کوشش پیہم جاری رکھئے......اللہ کی مخلوق کی بے لوث خدمت کیجئے...... مقصد کے لئے زندہ رہئے......اور اس ہی کے لئے جان دیجئے۔

وجدان

وجدان عقل و شعور کو رہنما بناتے ہیں تو انسان کے سامنے اس کائنات کی حقیقت روشن ہو جاتی ہے۔

احدیت

کہ اللہ واحد کی احدیت میں ایک ہی قانون نافذ ہے اور وہ عبدیت ہے۔

اظہار ندامت

ہمارے پالنے والے کو، ہمیں زندگی عطا کرنے والے کو اور ہمارے رب کو سب سے زیادہ خوشی اس وقت ہوتی ہے جب بندہ اظہار ندامت کے ساتھ عجز و انکساری کے ساتھ اللہ کے حضور جھک جاتا ہے۔

گناہ

گناہ خواہ کتنے ہی زیادہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس سے کہیں زیادہ وسیع ہے۔

مومنین

مومنین ایک دوسرے سے محبت محض اللہ کے لئے کرتے ہیں۔

احتساب

احتساب ایک ایسا عمل ہے جو تمام فاسد مادوں سے انسان کو پاک کر دیتا ہے۔ قوم میں توانائی اور زندگی کی روح پھونک دیتا ہے۔

دوست

دوست کی تمام زندگی میں جو عیوب آپ کے سامنے آئیں صرف ان ہی کی نشاندہی کیجئے۔ پوشیدہ عیبوں کے تجسس اور ٹوہ میں نہ لگئے۔ پوشیدہ عیبوں کو کریدنا بدترین تباہ کن اور اخلاق سوز عیب ہے۔

تنگ دلی

فلاح اور کامرانی کے مستحق وہی لوگ ہوتے ہیں جو بخل اور تنگ دلی جیسے جذبات سے اپنے دل کو پاک رکھتے ہیں۔

عطیات

خدا کی راہ میں اپنے عطیات انفرادی اور اجتماعی دونوں طرح خرچ کیجئے۔اس عمل خیر سے ملک و قوم میں استحکام پیدا ہوتا ہے۔

غرور

غرور یہ ہے کہ آدمی حق سے بے نیازی برتے اور لوگوں کو اپنے سے کمتر اور حقیر جانے۔

معزز

وہی قوم سربلند اور معزز ہے جو صحیح معنوں میں آنکھ، کان اور دل کا استعمال کر رہی ہے۔

مجلس

مجلس میں ماتھے پر شکنیں ڈالے بیٹھے رہنا غرور کی علامت ہے۔ مجلس میں غم گین اور مضمحل ہو کر نہ بیٹھئے۔ مسکراتے چہرے کے ساتھ ہشاش بشاش ہو کر بیٹھئے۔

خدمت اور قلبی لگاؤ ایک ایسا عمل ہے کہ آدمی نہ چاہتے ہوئے بھی دوست بن جاتا ہے۔

تنقید

۔اگر آپ تنقید کریں تو یہ عمل تعمیری ہو، اخلاص و محبت کا آئینہ دار ہو۔ ضد، ہٹ دھرمی، نفرت اور تعصب کے جذبات سے ہمیشہ اپنا دامن بچائے رکھیئے

ایثار

آدمی، آدمی کی دوا ہے۔ آدمی آدمی کا دوست ہے۔ محبت اور دوستی کو پروان چڑھانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے دوستوں کے معاملات میں دلچسپی لیں، ان کے کام آئیں اور مالی اعانت کی استطاعت نہ ہو تو ان کے لئے وقت کا ایثار کریں۔

تاجر

: ایک تاجر، کاروباری انسان کی زندگی کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ وہ حسن معاملہ کا خوگر ہو اور ایفائے عہد کا پابند ہو اور اس کے اندر حوصلہ ہو۔

دوستی

دوستی میں ہمیشہ میانہ روی اختیار کرنی چاہیئے۔ ایسی سرد مہری کا مظاہرہ نہ کیجئے کہ دوست کا دل ٹوٹ جائے اور نہ جوش محبت میں اتنا آگے بڑھیئے کہ اس کو نبھانہ سکیں۔ زندگی میں توازن، اعتدال اور مستقبل مزاجی کامیابی کی علامتیں ہیں۔

اتباع سنت

اتباع سنت کی غرض وغایت صرف محبت کا اظہار ہی نہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر عمل کی تقلید کرنا ہے۔ اللہ کے ارشاد کے مطابق ہم محبت رسول ﷺ بن کر محبوب خدا بن جاتے ہیں۔

محبوب

اگر محبوب کا ہر عمل محبوب نہیں ہے تو محبت میں صداقت نہیں ہے۔

نفس کی صفائی

اور نفس کی صفائی نہیں ہوتی۔ نفس کی صفائی اور دل کی پاکیزگی ہی معرفت الٰہی اور تقرب ربانی کی راہبر ہے اور یہی کل روحانی ترقی اور باطنی اصلاح کی معراج ہے۔

مذہب

۔اگر ہم سچے دل سے مذہب کو مانتے ہیں، اگر ہم خلوص نیت سے سنت نبویؐ پر چلنا چاہتے ہیں، اگر فی الواقع رحمت اللعالمین کے حبیب اللہ رب العالمین سے ملنے کے آرزومند ہیں تو ہم کو اتباع سنت میں پوراپورا داخل ہوناپڑے گا۔

کتاب المرقوم

۔اے نفس !خواب وغفلت سے بیدار ہو۔نشہ نخوت سے ہوش میں آ۔حق ناشناسی کو چھوڑ حق شناس بن جاتو اس بات کو کیوں یاد نہیں رکھتا کہ بہت جلد تجھے ایک بہت بڑے حاکم کے سامنے حاضر ہونا ہے۔جہاں تیرے اندر موجود کتاب تجھے بتائے گی کہ تو نے زندگی بھر کیا کچھ کیا ہے۔یہ وہی کتاب ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کتاب المرقوم کہا ہے۔

خدائے رحمان

خدائے رحمان ور حیم دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعائیں ضائع نہیں کرتا۔

حریص

جو کچھ ہم دنیا کے سامنے پیش کریں اس کا مخاطب سب سے پہلے خود اپنی ذات کو بنائیں جن حقیقتوں کو قبول کرنے میں ہم دنیا کی بھلائی دیکھیں پہلے خود کو اس کا حریص بنائیں۔

محبت کا تعلق

اللہ کی مخلوق سے محبت کا تعلق استوار رکھنا اور اللہ کی مخلوق ہونے کے ناطے سے ان کی خدمت کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

کندن۔
کٹھن حالات اور آزمائشوں کے ذریعے قدرت آدمی کی سوچ کو نکھارنے اور اس کو کندن بنانے کا کام بھی لیتی ہے۔

مصائب
برعکس مومن مصائب و آلام کو صبر و سکون کے ساتھ برداشت کرتا ہے اور بڑے سے بڑے حادثہ پر بھی صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتا اور صبر واستقامت کا پیکر بن کر چٹان کی طرح اسی جگہ قائم رہتا ہے اور جو کچھ پیش آ رہا ہے اس کو اللہ کی مشیت سمجھ کر اس میں خیر کا پہلو نکال لیتا ہے۔

تشخص
کسی فرد کا اپنا ذاتی تشخص اس وقت بنتا ہے جب وہ بیدار ہوتا ہے۔

عزت نفس

ضرورت مندوں کی امداد پوشیدہ طریقے سے کریں تا کہ آپ کے اندر بڑائی یا نیکی کا غرور پیدا نہ ہو۔ اور نہ ان کی عزت نفس مجروح ہو۔ کسی کو کچھ دے کر احسان نہ جتائیں۔

عفریت

ہمارے اوپر فرض ہے کہ ہم اپنی نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی روشنی میں اپنی کمائی کو مخلوق خدا کی بھلائی کے بہترین مصرف میں صرف کریں تا کہ اس سے ہماری اپنی ذات کی نشوونما ہو اور معاشرہ سے معاشی ناہمواری کے عفریت کا خاتمہ ہو جائے۔

بااخلاق

صحیح معنوں میں وہی بااخلاق اور نرم خُو ہے جو حفظ مراتب کے ساتھ اپنے گھر والوں سے خندہ پیشانی اور مہربانی سے پیش آئے۔

اطمینان

شب بیدار لوگوں کو اطمینان قلب کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

حقوق اللہ

حقوق اللہ میں ہونے والی کوئی کوتاہی تو معاف ہو سکتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہیں لیکن بندوں کو تکلیف دے کر اور ان کے حقوق غصب کر کے ہم نجات کے مستحق نہیں ٹھہرتے۔

مخلص

مخلص اور ایثار پیشہ دوست کی برائی ہر اس بندہ کے لئے جو خلوص کے جذبات کو سمجھتا ہے ناقابل برداشت ہے۔

اولیاء اللہ

اولیاء اللہ کے دل ہدایت، خلوص، ایثار، محبت اور عشق کے چراغ ہیں۔

صحیح فہم

خدا جس شخص کو خیر سے نوازتا ہے اسے اپنے دین کا صحیح فہم اور گہری سوجھ بوجھ عطا فرماتا ہے۔

حکمت

دین کا صحیح ادراک اور دین کے اندر مخفی و ظاہر حکمت تمام بھلائیوں، دانائیوں اور کامرانیوں کا سرچشمہ ہے۔ اس سعادت سے محروم بندہ کی زندگی میں توازن اور یکسانیت کا فقدان ہوتا ہے۔ ایسا بندہ زندگی کے ہر میدان میں اور زندگی کے ہر عمل میں عدم توازن کا شکار ہوتا ہے۔

ناگوار

خدا کو یہ بات انتہائی درجہ ناگوار ہے کہ دوسروں کو نصیحت کرنے والے خود بے عمل رہیں۔ اور لوگوں کو اس عمل کی دعوت دیں جو خود نہ کرتے ہوں۔

گفتگو

گفتگو کرنے سے پہلے اگر اس بارے میں سبقت کی جائے کہ مخاطب کے سامنے ایسے الفاظ دہرائے جائیں کہ جن لفظوں سے اسے خوشی ہو اور ان کے ذہن کے اندر بند سلامتی کے دروازے کھل جائیں تو اس شخص کے اوپر ایک پرسکون کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور وہ بات چیت کے وقت نرم خو اور خوش دل ہو جاتا ہے۔

نیکی اور بدی

۔اگر اچھائی اور برائی کا تصور نہ ہوتا تو اختیارات اور نیکی اور بدی ناقابل تذکرہ ہو جاتے ہیں۔

تخلیق

تخلیق کے پروگرام سے اللہ تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ اسے جانا اور پہچانا جائے۔

شک

شک اور وسوسہ کی زندگی سے آدمی کے اوپر غم، خوف اور پریشانی مسلط ہو جاتی ہے۔

وسوسے

انبیاء علیہم السلام کے بتائے ہوئے قاعدوں اور ضابطوں پر اگر عمل کیا جائے تو شک اور وسوسے ختم ہو جاتے ہیں۔

نشیب وفراز

کہ آدمی جس راستے پر چلتا ہے اس کے نشیب وفراز اس کے سامنے آجاتے ہیں۔ آدمی جس ہستی کے جتنا قریب ہوتا ہے اسی مناسبت سے اس کی طرز فکر منتقل ہو جاتی ہے۔

منزل

جب آدمی کسی ایک جگہ کھڑا ہو جاتا ہے تو منزل ختم ہو جاتی ہے۔

صلاحیتیں

جو بھی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق اللہ کی نشانیوں میں تفکر کرتا ہے، غور کرتا ہے گہرائی میں ڈوب کر وسائل کے اندر صلاحیتوں کا کھوج لگاتا ہے اس کے اوپر وسائل کی صلاحیتیں کھل جاتی ہیں۔

علم کا تعین

علم کا تعین دو درجوں میں ہوتا ہے۔ ایک درجہ یہ ہے کہ اس علم کی بنیاد زر پرستی، جاہ طلبی اور دنیاوی عزت و وقار ہوتا ہے اور علم حق کی تعریف یہ ہے کہ علم حق میں ماسوا اللہ کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

کردار

انسان کا کردار اس کی طرز فکر سے تعمیر ہوتا ہے۔ طرز فکر میں اگر پیچ ہے تو کسی بندے کا کردار بھی پر پیچ بن جاتا ہے۔ طرز فکر سادہ ہے تو بندے کی زندگی میں سادگی کارفرما ہوتی ہے

تصوف

تصوف ایسے عمل کو جس عمل کے پیچھے کاروبار ہو جس عمل کے پیچھے کوئی ذاتی غرض وابستہ ہو ناقص قرار دیتا ہے اور یہی انبیاء کی بھی طرز فکر ہے۔

من حیث القوم

مسلمان من حیث القوم جب تک اپنی روح کے ساتھ وابستہ رہے، دنیا میں عروج پاتے رہے۔ اور مسلمان من حیث القوم جب اپنی روح سے دور ہوئے تو مردہ قوم بن گئی۔

قناعت

خوف اور غم اس وقت تک پیچھا نہیں چھوڑتے جب تک آدمی کے اندر قناعت موجود نہ ہو۔

شہود

کہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اس وقت کامل ہوتا ہے جب آدمی کے اندر وہ قوت متحرک ہو جائے جس قوت کا نام تصوف نے شہود رکھا ہے۔

باطنی نگاہ

کہ آدمی مذہبی فرائض پورے کرنے کے بعد اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی یا دوسروں کی زندگی میں تصرف کر سکے۔ اس کی باطنی نگاہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کا مشاہدہ کرنے لگے۔

فرض

اگر فرض کی ادائیگی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ یقین قائم نہ ہو تو یہ فرض کی ادائیگی ہو گی اور بندہ بالآخر نقصان اور خسارے میں ہو گا۔

قدرت

کہ پرندوں کا غول جب زمین پر اس ارادے سے اترتا ہے کہ ہمیں یہاں دانہ چگنا ہے۔ اس سے پہلے کہ ان کے پنجے زمین پر لگیں قدرت وہاں دانہ پیدا کر دیتی ہے۔

صلہ

سے اللہ تعالیٰ کا منشاء اور مقصد یہ ہے کہ نوع انسانی کو فائدہ پہنچے ایسا فائدہ کہ جس فائدہ کے پیچھے کوئی غرض، کوئی صلہ، کوئی مقصد، کوئی لین دین اور کوئی کاروبار نہیں ہے۔

اعمال

جتنا قرب اللہ تعالیٰ سے بندے کو ہوتا ہے اسی مناسبت سے بندے میں اللہ تعالیٰ کی طرز فکر منتقل ہوتی رہتی ہے اور اس سے ایسے اعمال سرزد ہوتے رہتے ہیں جن سے مخلوق کو فائدہ پہنچتا ہے۔

سکون

کہ سکون کے لئے ضروری ہے کہ آدمی کے اندر استغناء ہو۔ استغناء کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل ہو۔ توکل کو مستحکم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آدمی کے اندر ایمان ہو اور ایمان کے لئے ضروری ہے کہ آدمی کے اندر وہ نظر کام کرتی ہو جو نظر غیب میں دیکھتی ہے۔ بصورت دیگر کسی بندے کو کبھی سکون میسر نہیں آسکتا۔

سکون ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جو یقینی ہے اور جس کے اوپر کبھی موت واقع نہیں ہوتی۔ ایسی چیزوں سے جو چیزیں عارضی ہیں، فانی ہیں اور جن پر موت وارد ہوتی رہتی ہے ان سے ہ سکون نہیں ملتا۔

نقش

جو چیز لوحِ محفوظ پر نقش ہو گئی اس کا مظاہرہ لازم بن جاتا ہے۔

علم

علم کے اندر معانی اگر منفی ہونگے تو آدمی ایسی زندگی گزارے گا۔ جو کتے، بلیوں، بھینس، گائے، درخت سے بھی بدتر ہو گی۔

خوشی

خوشنما چیزیں دوسروں کو متاثر کرتی ہیں اور خوشنمائی خود انسان کے لئے ایک بہترین خوشی کا ذریعہ ہے۔

دوستی

جس آدمی سے آپ قریب ہونا چاہتے ہیں تو اگر اس کے عادات واطوار اختیار کر لیں تو دوستی زیادہ ہو گی اور اس کی عادتیں اس طرح اختیار کر لی جائیں کہ اس دوست میں اور خود میں کوئی فرق نہیں رہے تو وہ دونوں دوست ایک جان دو قالب ہو جائیں گے۔

شعور

ہر وہ چیز جو متحرک ہے گردش کر رہی ہے اور ارتقائی منازل سے گزر رہی ہے شعور رکھتی ہے۔

مشیت

کسی چیز کے عمل درآمد ہونے میں براہ راست اللہ تعالیٰ کی مشیت کا عمل دخل ہے۔

خدمت

اللہ سے دوستی کرنے ہے تو مخلوق سے محبت کرو، مخلوق کی خدمت کرو۔

شریعت

شریعت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے لئے وہ لائحہ عمل منتخب کرے جس لائحہ عمل سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے ذریعہ انسان کو متعارف کرایا ہے۔

دعائیں

توبغیر عمل کے دعا قبول نہیں ہوتی۔ عمل کے ساتھ گداز ہونا چاہئے۔یقین ہونا چاہئے تو ایسی دعائیں قبولیت کے درجہ پر فائز ہوتی ہیں۔

رشتہ

جب بندہ اور اللہ کا رشتہ استوار ہو جاتا ہے تو بندہ اپنے ہر عمل کو اللہ کی طرف موڑ دیتا ہے۔

عرفان

شریعت قانون ہے اس راستہ پر چلنے کا جو راستہ آدمی کو عرفان تک لے جاتا ہے۔

راست بازی

سچائی اور راست بازی سے کیا جاتا ہے۔ جس طرح انکار کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح سچائی اور راست بازی کا تذکرہ بھی ہمیشہ سے ہو تا چلا آیا ہے۔

پاکیزہ

پاکیزہ حضرات اعلیٰ ترین انسانی صلاحیتوں سے متصف ہوتے ہیں۔

نمازیں

کہ ایسی نمازیں جن میں حضور قلب نہ ہو بندہ کے لئے انفرادی طور پر محرومی اور اجتماعی طور پر ادبار بن جاتی ہے۔

پاسبان

نماز انسان کے باطنی حواس کے لئے ایک پاسبان کی حیثیت رکھتی ہے اور لوگوں میں اجتماعی نظم وضبط کی تشکیل کرتی ہے۔

یقینی عمل

انسان خواہ کسی بھی کام میں مصروف ہو یا کوئی بھی حرکت کرے اس کا ذہن اللہ تعالیٰ کے ساتھ قائم رہے اور یہ عمل عادت بن کر اس کی زندگی پر محیط ہو جائے حتیٰ کہ ہر آن، ہر لمحہ اور ہر سانس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کی وابستگی یقینی عمل بن جائے۔

وصف

کسی چیز کے اندر اس کا وصف اور اس وصف میں معنویت سے ہی کوئی نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ جب تک ہمارے ذہن میں فی الواقع کسی چیز کا وصف اور معنویت موجود نہیں ہوتی ہم اس چیز سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔

معنویت

کسی چیز کے قریب ہونا اور کسی چیز کو پہچاننا اس وقت ممکن ہے جب آدمی اس شئے کی طرف ہمہ تن متوجہ ہو جائے۔ جب تک آدمی کسی چیز کی معنویت میں خود کو گم نہ کر دے، اس وقت تک وہ اس کی کنہ سے واقف نہیں ہوتا اور معنویت میں گم ہو جانا اس وقت ممکن ہے جب عقل و فہم اور سوچ کا ہر زاویہ کسی ایک نقطہ پر مرکوز ہو جائے۔

ایثار

ہم جب کوئی چیز حاصل کرتے ہیں تو اس کے لئے ہمیں ایثار کرنا پڑ تا ہے۔۔۔وقت کا ایثار، صلاحیت کا ایثار، دماغ اور جسمانی صحت کا ایثار۔ ایثار جتنا بڑھتا چلا جاتا ہے اسی مناسبت سے ہم حصول مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

معراج

معراج دراصل غیبی دنیا کے انکشاف کا متبادل نام ہے۔

مومن

وہ مومن جو نماز میں معراج حاصل کرلیتا ہے اس کے اوپر اللہ تعالیٰ کی صفات کا نور بارش بن کر برستا ہے۔

نماز

نماز کی صفات سے آشنا ہونے کے لئے اپنی روح کا عرفان حاصل کرنا ضروری ہے۔

نماز

نماز میں ارتکاز توجہ روح کا عرفان دل کا گداز اور اللہ سے دوستی نہ ہو تو ایسی نماز اس جسم کی طرح ہے جس میں روح نہیں ہے۔

صبر اور صلٰوۃ

صبر اور صلٰوۃ یہی دو قوتیں ہیں جن کے ذریعے ہم اپنی تمام مشکلات، آزمائشوں، تکلیفوں، ذلت و رسوائی سے نجات پاسکتے ہیں۔ اگر مسلمانوں میں یہ دو قوتیں جمع ہو جائیں تو دنیاوی بادشاہت کا سہرا ان کے سر پر سجے گا۔ دین و دنیا میں کبھی ناکام نہ ہوں گے۔

سرچشمہ

صلٰوۃ روحانیت کا سرچشمہ ہے۔ صلٰوۃ ایک ایسا قلعہ ہے جو برائیوں کے لشکر سے ہماری حفاظت کرتا ہے۔ صلٰوۃ انسان کو تمام برائیوں سے روکتی ہے۔

تعفن

کوتاہیوں اور خطاؤں سے آدمی کثافتوں، اندھیروں اور تعفن سے قریب ہو جاتا ہے اور اللہ کے نور سے دور ہو جاتا ہے۔

مرض

کوتاہیوں اور خطاؤں کے مرض میں جو پرہیز ضروری ہے وہ یہ ہے:

حلال روزی کا حصول، جھوٹ سے نفرت، سچ سے محبت، اللہ کی مخلوق سے ہمدردی، ظاہر اور باطن میں یکسانیت، منافقت سے دل بیزاری، فساد اور شر سے احتراز، غرور اور تکبر سے اجتناب۔ کوئی منافق، سخت دل، اللہ کی مخلوق کو کمتر جاننے والا اور خود کو دوسروں سے برتر سمجھنے والا بندہ اسمائے الٰہیہ کے خواص سے فائدہ نہیں حاصل کر سکتا۔

حلیم الطبع

اچھے اور برگزیدہ لوگ حلیم الطبع ہوتے ہیں۔ بڑوں کا ادب کرتے ہیں اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت سے پیش آتے ہیں۔ سخت سے سخت مصیبت میں صبر سے کام لیتے ہیں۔ حالات کتنے ہی اچھے ہوں غرور اور تکبر کو اپنے پاس پھٹکنے نہیں دیتے۔ اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے غریبوں کی مدد کرتے ہیں اور اپنی زندگی کے ہر لمحے میں نیکی و نیکوکاری کی طرف مائل رہتے ہیں۔

جب آسمان سے آفات نازل ہوتی ہیں تو پوری قوم کے ذہن اور اعصاب کو متاثر کرتی ہیں ان سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ قوم کے یقین کی راہ ایک ہو۔

قوم

جب قوم گروہوں میں منتشر ہو جاتی ہے اور گروہوں کا یقین مختلف ہوتا ہے تو شک زمین کی سطح پر پھیل جاتا ہے اس انتشار سے آفات ارضی حرکت میں آجاتی ہیں۔

توحید

عام فہم انداز میں توحید اور مسئلہ توحید، شریعت، طریقت، حقیقت، اور معرفت پر مشتمل ہے۔

اخفاء

جب جز نے کل کا مقصدِ حکم پالیا تو وہ جز کہاں رہا۔ اس مقام پر جا پہنچا جس کا اخفاء میں رکھنا بیان کر دینے سے زیادہ ارفع ہے۔

علم

اللہ ربِ ذوالجلال، علم کی حد سے باہر ہے یہ علم اتنا وسیع ہے کہ کوئی علم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

قدرت

قدرت اپنے پیغام کو پہچانے کے لئے دیئے سے دیا جلاتی رہتی ہے۔ معرفت کی مشعل ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

تعارف

تعارف کے لئے ضروری ہے کہ درمیان میں ایک ذات ایسی ہو جو تعارف کا منشاء پورا کرسکے۔ تعارف کی تکمیل اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک کہ تعارف کرانے والا خود ذات کی پوری صفات کا عارف نہ ہو۔

تعطل

اللہ تعالیٰ کی سنت میں نہ تبدیلی واقع ہوتی ہے اور تعطل پیدا ہوتا ہے۔

گردش

علاج انسان کی ایسی ضرورت ہے جو موت وحیات کے مابین گردش کرتی ہے۔

ایقان

انسان کے اندر تلاش تجسس تفکر ایقان وجدان اور مشاہدہ کی صفت کام کر رہی ہے جب کوئی انسان تخلیقی صلاحیتوں کا کھوج لگاتا ہے تو انائی قوانین منکشف ہو جاتے ہیں لیکن المیہ یہ ہے کہ انسان نے اپنے اوپر عصبیت جہالت اور خود غرضی کی چادر اوڑھ لی ہے ور وہ روز بروز روشنی نے محروم ہو رہا ہے

روح اور جسم کی ہم آہنگی سے انسان میں محبت اور خدمت کے جذبات پرورش پاتے ہیں جسم اور روح سے ہم آہنگ انسان جب کسی کمرے میں داخل ہوتا ہے تو کمرے کا ماحول روشن ہو جاتا ہے اور فضا لطیف ہو جاتی ہے۔

عینک

ہر شخص کے اندر کسی نہ کسی رنگ کا غلبہ ہوتا ہے اور وہ زندگی کو اسی رنگ کی عینک سے دیکھتا ہے۔

رنگ

اگر ہم اس حقیقت سے واقف ہو جائیں کہ رنگ واقعی اہم ہیں تو آہستہ آہستہ ہمارے اوپر ذات کے رنگوں کے اسرار منکشف ہو جائیں گے۔

سوچ

ہم جب کچھ سوچتے ہیں تو اس میں ہماری دلچسپی کم ہوتی ہے زیادہ ہوتی ہے یا یہ سوچ ہوا کی طرح گزر جاتی ہے اگر سوچ میں ٹھہراؤ پیدا ہو جائے اور نقوش گہرے ہو جائیں تو اس کا مظاہرہ ہونا ضروری ہے۔

تصوف

تصوف درویشی اور فقیری کا نام ہے اور صوفی وہ ہے جو تصف کے طریق کو اپنا کر اپنی ذات سے فانی ہو کر اللہ کی ذات سے بقا حاصل کرلے۔

خواہشات

آدمی خواہشات کا غلام ہے ایک خواہش پوری نہیں ہوتی دوسری خواہش سامنے آجاتی ہے، دوسری خواہش پوری نہیں ہوتی تیسری، چوتھی پانچویں خواہش سامے آجاتی ہے اور خواہشات کا یہ تسلسل اتنا زیادہ ہو جاتا ہے کہ آدمی کی اپنی حیثیت خواہشات کے پردوں میں چھپ جاتی ہے ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ انسان کی ہر خواہش پوری ہو جائے ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انسان کا ہر ارادہ پورا ہو جائے۔

عادت

انسان کی ہر خواہش پوری اور انسان کا ہر ارادہ تکمیل پذیر نہیں ہوتا انسان کی یہ عادت ہے کہ وہ خواہشات کے ہجوم میں گرفتار رہتا ہے۔

احساس

احساس محرومی بیماری کا ایک ایسا درخت ہے جس کے تنے سے نکلنے والی ہر شاخ اور شاخ میں سے نکلنے والا ہر پتہ احساسِ محرومی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

قدرت

قدرت رحیم و کریم ہے اور رحیم و کریم کے ساتھ فیاض بھی ہے۔ قدرت کائنات میں پھیلی ہوئی مخلوق کو ہمیشہ سکھ چین کی زندگی گزارنے کی ترغیب دیتی ہے۔

تصوف

تصوف ایک حال ہے جو روحانی ادراک سے پیدا ہوتا ہے اور اس ادراک کا محرک عشق الٰہی ہے، عشق الٰہی کی تجلیات جب روح سے متصل ہوتی ہیں تو یہ ادراک جسم مثالی میں داخل ہوتا ہے۔

شریعت

شریعت و طریقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے دونوں قوانین الٰہیہ کے ذریعے نافذ العمل ہیں باطنی حواس سے ان قوانین کو سمجھا جاسکتا ہے۔

نفس

نفس کو ضرورت سے زیادہ دنیاوی آرام اور راحت مل جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتا،

توحید

اللہ تعالیٰ رب العالمین نسلِ انسانی کی بقا چاہتے ہیں اور نسلِ انسانی کی بقا کا انحصار "توحید" پر اجتماع ہے۔

مشاہدات

انسان اگر قرآن اور آسمانی کتابوں پر غور و فکر کرے تو خود اسے اپنے اندر فطرت کے تمام نظام موجود نظر آئیں گے اور وہ جان لے گا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کا مظاہرہ دو رخوں میں ہو رہا ہے۔ ایک رخ میں مادی اور ظاہری کائنات ہے اور دوسرے رخ میں باطنی کائنات ہے جو انسان کے قلب میں جاری ہے، ظاہر اور باطن دونوں میں دیکھنے والی آنکھ انسان کی آنکھ ہے اور اس آنکھ کی بینائی اللہ کا نور ہے۔ یہ نور ہی انسان کے ظاہر اور باطن دونوں مشاہدات کا واسطہ بنتا ہے۔

حقیقت

حقیقت پسندانہ طرزِ فکر ہر آدمی کے اندر موجود ہے لیکن ہر آدمی اسے استعمال نہیں کرتا۔ آدمی دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی غیر حقیقی باتوں کو اصل اور حقیقی سمجھتا ہے۔

طرز فکر

انسان کا کردار اس کی طرز فکر سے تعمیر ہوتا ہے۔ طرز فکر میں اگر پیچ ہے تو آدمی کا کردار بھی پر پیچ بن جاتا ہے۔ طرز فکر الٰہی قانون کے مطابق راست ہے تو بندے کی زندگی میں سادگی اور راست بازی کارفرما ہوتی ہے۔ طرز فکر اگر سطحی ہے تو بندہ سطحی طریقہ پر سوچتا ہے۔ طرز فکر میں گہرائی ہے تو بندہ شے کی حقیقت جاننے کے لئے تفکر کرتا ہے۔

مشن

مشن کی پیش رفت کے سلسلے میں جب تک انسان ہر قسم کے دنیاوی مفاد حرص و آس، حسد، طمع، کبر و نخوت، برائی، احساس برتری اور احساس کمتری سے نجات حاصل نہیں کر لیتا اس کے اندر مشن کے لئے دیوانگی نہیں پیدا ہوتی۔

پاک باطن

پاک باطن نفوس کے لئے سیدنا حضور ﷺ کی ذات اقدس معجزہ ہے، انہیں ایمان سے سرفراز ہونے کے لئے کسی مافوق الفطرت واقعہ کی تلاش نہی ہوتی۔

حمد وثناء

تمام چیزیں جو سات آسمانوں اور زمینوں میں ہیں سب اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتی ہیں، یہ تمام چیزیں اور مخلوقات اس بات کا علم رکھتی ہیں کہ ہمارا خالق اللہ ہے اور اس علم پر یقین رکھتے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتی ہیں اور شکر ادا کرتی ہیں۔

حرکت

حرکت صلاحیت کا مظہر ہے اور ہر شئے کی صلاحیت الگ الگ بھی ہے اور اجتماعی بھی۔

کائنات

کائنات اللہ کے ذہن کا عکس ہے اللہ کے ذہن کا عکس اس کی صفات ہیں۔

کائنات اللہ کی محتاج

کائنات میں جو کچھ ہے وہ زمین پر ہو، زمین میں ہو، آسمانوں میں ہو یا کائنات کے کسی بھی گوشے میں ہو وہ اللہ کی صفت کا مظاہرہ ہے۔ چونکہ کائنات اللہ کے ذہن کا عکس ہے اس لئے کائنات میں ہر مخلوق ہر ہر قدم پر خالق کائنات اللہ کی محتاج ہے۔

روح

جو کچھ باطن میں ہے وہی ظاہر میں ہے۔ جو چیز باطن میں نہیں ہے وہ ظاہر میں بھی موجود نہیں ہے۔ گویا باطن رخ اصل ہے۔ اور کسی شخص کا باطنی رخ ہی اس کی اصل اور روح ہے.

شکل وصورت

غیب کی دنیا میں لفظ اور معنی کوئی چیز نہیں ہے۔ ہر چیز شکل وصورت رکھتی ہے خواہ وہ وہم ہو، خیال ہو یا احساس۔

قوم

کہ قوم نام ہے افراد کا۔ افراد جب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشن سے دور ہو جاتے ہیں تو ان کے اندر احساس کمتری پیدا ہو جاتا ہے اور احساس کمتری صلاحیتوں کو نیست ونابود کر دیتا ہے۔

مدد

ایک دوسرے کی مدد کرو۔ ایک دوسرے کیلئے قربانی دو۔ اپنے سے زیادہ دوسروں کا خیال رکھو۔ اللہ تعالے فرماتے ہیں کہ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پہلے میرے بندوں سے محبت کرو۔ انسان کا فرض ہے کہ ہر وہ کام کرے جس میں بنی نوع آدم کی بھلائی ہو۔ اگر اس میں کسی قسم کی قربانی بھی دینی پڑے تو اس سے دریغ نہ کرے۔

اعمال حسنہ

اعمال حسنہ ہیں جو انسان زندگی میں کرتا ہے۔ اگر انسان کے پاس موت کو حاصل کرنے کی یہ قیمت نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ برے انسان کے لیے موت ایک بھیانک دیو سے کم نہیں ہے۔

وظیفہ

ذہن کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہونا روح کا وظیفہ ہے اور اعضاء کا حرکت میں رہنا جسم کا وظیفہ ہے۔

کائنات

اس کائنات میں کوئی راز نہیں ہے لیکن اس کائنات سے انسان اس ہی وقت فائدہ اٹھا سکتا ہے جب وہ ان اصولوں کو صدقِ دل سے اپنالے جو اس کائنات کے خالق نے بنائے ہیں۔

حقیقت

انسان کسی بھی حقیقت کو اس وقت تسلیم کرتا ہے جب حواسِ خمسہ کی تمام قوتیں اس پر گواہ ہو جائیں۔

حواس خمسہ

حواس خمسہ کی دو قسمیں ہیں ایک ظاہری اور دوسری باطنی ، ظاہری قوت مادے کے باہر دیکھتی ہے جب کہ باطنی قوت مادے کے اندر جھانکتی ہے اور اس کی حقیقت کو پہچانتی ہے اور جب یہی قوت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو پھر کوئی راز راز نہیں رہتا۔ یہ کائنات انسان کے لئے مسخر ہو جاتی ہے۔ ایسا انسان روحانی دنیا کا باسی ہو تا ہے۔ اس کائنات کی حقیقت جاننے کے بعد وہ صحیح معنوں میں اشرف المخلوقات کہلانے کا حق دار ہو تا ہے۔

حقیقت

اس کائنات کی حقیقت جاننے کے خاطر انسان کو سخت محنت کرنی پڑتی ہے۔

وحدانیت

حق تعالیٰ نے یہ کائنات اس لئے بنائی ہے کہ انسان وحدانیت کی پہچان لے قدرت کو مان لے اور اس مقصد کی خاطر مذاہب عالم وجود میں آتے ہیں۔ مذہب کے بغیر انسان کائناتی سسٹم سے واقف نہیں ہوتا۔ جب وہ کائنات کو نہیں جان سکتا تو خالق کائنات کو کس طرح جانے اور پہچانے گا۔

مذہب

وہ لوگ جو مذہب سے ہٹ کر اس کائنات کی حقیقت کو جاننے کی کوشش کرتے ہیں، فریب کی بھول بھلیوں میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔

روح کے بغیر

عقل کیا ہے انسانی سوچ ہے اور انسانی سوچ حواس کے تابع ہے۔ حواس کے متبادل انسان جو کچھ کرتا ہے وہ اس کی سوچ ہے۔ روح بھی نظر سے اوجھل عنصر ہے لیکن اس کا وجود قوی ہے کیونکہ روح کے بغیر زندگی ممکن نہیں روح کے بغیر وحدانیت نہیں روح کے بغیر حقانیت نہیں۔

احکام خداوندی

احکام خداوندی انسانوں کی بھلائی کے لئے ہے اس کے حکم کے کسی بھی حرف میں کسی بھی لفظ میں کوئی تغیر نہیں ہوتا حق تعالیٰ اپنے قوانین کو بدلتا نہیں۔

عقل

عقل انسان کو ترقی کی منزل پر پہنچا کر وحدانیت سے غافل کر دیتی ہے عقل انسان کو سیدھِ راہ بھی دیکھاتی ہے اور الٹی بھی جب سے انسان نے اس حسین کائنات میں قدم رکھا ہے عقل اس کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی اگر انسان نے عقل سے خدا کو پہچانا ہے تو اسی کے بل بُوتے پر خدا کے وجود سے انکار بھی کیا ہے۔

اصلیت

علم کسی چیز کی حقیقت جاننے کو کہتے ہیں کسی چیز کا باطن اس کی حقیقت اور اصلیت ہے جو ظاہر پر فوقیت رکھتی ہے۔

عمل

انسان اپنے عمل سے خیر یا شر کماتا ہے اور عمل اس کی عقل کے تابع ہے عقل ہی اس کا نفس ہے جو بے قابو ہو جاتا ہے تو ابلیس اس پر قبضہ جمالیتا ہے عقل میزان عدل ہے جب اس کا پلڑے برائی کی طرف جھکتا ہے تو انسان گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے اور جب اچھائیوں کی طرف جھکتا ہے تو انسان عرفان و آگہی کی منزل کو پالیتا ہے۔

ذکر الٰہی

انسان کا نفس بڑا ہی ظالم ہے اس بے لگام گھوڑے کو ذکر الٰہی سے قابو کیا جا سکتا ہے۔

دین

دین کا ظاہری علم کتابوں میں ہوتا ہے جسے پڑھنے کے لئے آنکھیں اور زبان چاہے جب کہ باطنی علم کے لئے دل کی بصیرت اور روح کا ادراک ضروری ہے۔

نفس

نفس بڑا ہی ظالم ہے حق تعالی تک پہنچنے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے جب تک انسان اسے قابو نہیں کرتا اس کا شکار رہتا ہے۔

قول و فعل

حق تعالی کے حضور برتر وہ ہے جس کے اعمال اچھے ہیں جس کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہے۔

عاشق

سچے عاشق کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے محبوب کے ہر حکم کی تعمیل کرے۔

روحیں

اسکی روحیں جو جسم کے فنا ہونے سے قبل ہی حق تعالی سے ناطہ جوڑ لیتی ہیں تمام قیود سے آزاد ہوتی ہیں۔

درگزر

درگزر کرنا بہادروں کی شان ہے اللہ معاف نے والوں کو پسند کرتا ہے۔

مٹی

جس شے کی تمھارے دل میں خواہش ہو مٹی سے زیادہ نہ سمجھو۔ تمھارے دل و دماغ میں صرف اور صرف لبدی دنیا کا تصور ہونا چاہئے۔

مخلوق کا سچ

اللہ تعالی کی مخلوق کا سچ اور مخلصانہ جذبہ انسان کے اندر محبت، اخوت مساوات اور امت کو جنم دیتا ہے۔ اور انسان کے سکون کا سب سے بڑا دشمن فخر و مباہات، غرور و تکبر ہے جو عاجزی اور انکساری کو کھا جاتا ہے۔

زندگی میں مومن کو تو اعلی کارنامے انجام دینا ہیں اور فی الارض خلیفہ کی بس عظیم زمہ داری سے عہدہ برآ ہونا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ جسم میں جان ہو، ارادوں میں مضبوطی ہو، حوصلوں میں بلندی ہو، زندگی ولولوں، امنگوں اور اعلی جذبات سے بھرپور ہو۔

مقصد حیات

مقصد حیات جب دنیابن جاتا ہے تو آدمی غم و غصہ، رنج و فکر، حسد جلن بدخوابی، تنگ نظری، مردہ دلی، اور دماغی الجھنوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

مذہب

ہم نے مذہب کو اپنی ذاتی انا، دولت پرستی، دنیاوی حرص و ہوس کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے اور مذاہب کے اصل پروگرام پر اپنی ذاتی مصلحتوں کی گرد ڈال دی ہے تاہم اس راہ سے بالکل بے خبر ہو گئے جس کے انکشاف کے لئے مذہب عالمِ وجود میں آیا۔

غیب

غیب سے روشناسی اور کائنات کے تسخیری فارمولوں کے انکشاف کا قرآن حکیم سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔

توبہ

توبہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں فی الواقع آدمی اپنی نفی کر دیتا ہے اور اپنے پرورد گار کے سامنے وہ سب کہہ دیتا ہے جو کسی کے سامنے نہیں کہہ سکتا۔ بے شک اللہ ہمارا محافظ و دم ساز ہے اس کی رحمتیں ہمارے اوپر بارشیں بن کر برستی رہتی ہیں۔

شئے

جب تک کوئی شئے دوسری شے کے کام آرہی ہے اس کا وجود ہے ورنہ پھر وہ شے مٹ جاتی ہے۔

عجز وانکساری

عجز وانکساری خطاکار انسان کادہ سرمایہ ہے جو صرف خدا کے حضور پیش میں اسلام ہے اگر کوئی شخص اس قیمتی اور انمول سرمائے کو اپنے ہی جیسے مجبور وبے کس انسانوں کے سامنے پیش کرتا ہے تو وہ دیوالیہ ہو جاتا ہے اور ذلیل ورسواہو کر ہمیشہ کے لئے در در کی ٹھوکریں کھاتا ہے عزت کی روشن کرنیں ذلت کی کثافت میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔

ایثار

دنیامیں ہر چیز ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہے ہر چیز دوسری کے لئے ایثار کر رہی ہے ہر چیز دوسری چیز کی خدمت میں مصروف ہے۔

امر

امر کو سمجھنے کے لئے انسان کو اپنی کنہ سے وقوف حاصل کرنا ہو گا جو دراصل انسان کی صورت میں خود امر ہے۔

مہمان

لوگ مہمانوں کے کھانے پینے پر مسرت محسوس کرتے ہیں۔ان کو زحمت نہیں رحمت اور خیر وبرکت کا زریعہ سمجھتے ہیں گھر میں میں مہمان آنے سے عزت وتوقیر میں اضافہ ہوتا ہے۔

عمل

عمل اس کی پہچان یہ ہے کہ ایک عمل کرنے سے ضمیر خوش ہوتا ہے اور اس کے اندر سکون اور اطمینان کی لہریں موجزن ہوتی ہیں اور عمل کی دوسری پہنچان یہ ہے کہ ضمیر ناخوش ہوتا ہے اور انسان یہ عمل کر کے ندامت محسوس کرتا ہے۔

قلبی لگاؤ

خدمت اور قلبی لگاؤ ایک ایسا عمل ہے کہ آدمی نہ چاہتے ہوئے بھی دوست بن جاتا ہے۔

بندگان

بندگان خدا کو فائدہ پہنچانے والا اللہ کو سب سے زیادہ عزیز ہے۔

قفل

جس شخص کو خدا پسند کرتا ہے اس کے دل کا قفل کھول دیتا ہے اس کو صدق ویقین بنا دیتا ہے اس کی عقل کو سلامتی، زبان کو راستی، اخلاق میں استقامت، کان کو سماعت اور آنکھ کو می بصارت عطا کر دیتا ہے۔

عدم تحفظ

عدم تحفظ کا احساس انسان کو دیمک بن کر چاٹ جاتا ہے اور آدمی خود کو تنہا محسوس کرتے کرتے، خود سے بیزار ہو جاتا ہے۔

اعتدال

زندگی میں توازن، اعتدال اور مستقل مزاجی کامیابی کی علامتیں ہیں۔

محبت

محبت انسان کی سب سے بڑی رفیق اور ہمدرد ہے جو پیدائش کے پہلے دن سے اپنا کردار شروع کر دیتی ہے عمر کے کسی حصے میں اگر وقتی طور پر محبت ملے تو یہ نہیں کہا جاسکا کہ بندہ محبت سے محروم ہو گیا اس لئے کہ کوئی نہ کوئی چاہنے والا موجود رہتا ہے۔

چاہت

ہر آدمی یہ چاہتا ہے کہ میں کسی کو چاہوں اور کوئی مجھے چاہے کوئی آدمی چاہت میں ملاوٹ پسند نہیں کر تالیکن جب وہ کسی کو چاہتا ہے خود غرضی اس کے اوپر مسلط ہو جاتی ہے وہ محبوب کو محکوم رکھنا چاہتا ہے خود گلوم ہونا نہیں چاہتا۔

ناخوش

جو چیز موجود ہے اس کے لئے خود کو محدود کر لینا نادانی ہے وسائل کی قدر و قیمت اس حد تک ہو کہ وسائل استعمال کے لئے بنائے گئے ہیں تو آدمی خوش رہتا ہے اور جب کوئی انسان وسائل کی قیمت اتنی لگا دیتا ہے کہ اس کی اپنی قیمت کم ہو جائے تو آدمی ناخوش ہو جاتا ہے۔

انسان

انسان اپنے جیسے انسانوں سے توقعات توڑ کر اللہ سے توقعات قائم کر کے جدوجہد کرے تو محدودیت سے نکل جاتا ہے اور وہ ایسے لامحدود دائرے میں محفوظ ہو جاتا ہے جہاں خوف اور غم نہیں ہے۔

اتباع سنت

حضور پاک ﷺ کی مجموعی زندگی میں سے چند اعمال کو اختیار کر کے اتباع سنت کا دعوی کرنے والوں کو اللہ بھی معاف نہیں کرے گا۔

خوشی

خوشی ایک فطری عمل ہے جب کہ ناخوش ہونا غمگین ہونا غیر فطری عمل ہے ناخوش انسان خود اپنے آپ سے دور ہو جاتا ہے جب کہ خوش رہے والا انسان اپنی ذات میں انجمن ہو تا ہے اور دوسرے لوگ بھی اس کے گردیدہ ہو جاتے ہیں۔

نیکوکاری

نیکوکاری یہ ہے کہ بندہ اپنے خالق کو پہنچالے اور محروم القسمت لوگ وہ ہیں جو اپنے خالق کو نہیں پہچانتے، خالق کا عرفان حاصل کرنے کے لئے پہلے خود اپنی ذات کا عرفان ضروری ہے۔

قدرت

قدرت چاہتی ہے کہ ہم قدرت کی نشانیوں پر غور کر کے نیکوکار کی زندگی بسر کریں اس لئے نیکوکاری قدرت کی حسین صفت ہے، خدا چاہتا ہے کہ اس کی صفت میں بدنمائی نہ ہو۔

توبہ

توبہ ہی ہر طرح کے فتنہ وفساد اور خوف ودہشت سے محفوظ ہونے کا حقیقی علاج ہے۔

خوف وغم

خوف وغم کا ہونا دوزخ ہے اور اس سے نجات پالینا جنت ہے۔

مشیت

مشیت ایزدی ایک ایسی حقیقت ہے جس کے بارے میں بجز صبر وشکر کے کوئی چارہ نہیں۔

مشن

کسی مشن کو کامیاب بنانے کے لئے آزمائشیں ضروری ہیں جب تک آزمائش سے کوئی نہیں گزرتا مقصد کی تکمیل نہیں ہوتی مقصد ہمہ گیر ہو یا اس کی حیثیت انفرادی و آزمائش لازم ہے۔

تعلق

خدا سے گہرا تعلق پیدا کئے بغیر دعوت و تبلیغ کا کام خود فریبی کے سوا کچھ نہیں ہے اور خدا سے وابستگی پیدا کرنے کا یقینی درجہ صلوٰۃ اور مراقبہ ہے۔

مسلمان

مسلمان کا کردار یہ ہے کہ وہ عصبیت تنگ نظری اور دھڑے بندی سے دور رہتا ہے کشادہ دلی اور خوش اخلاقی سے ہر ایک سے تعاون کرتا ہے اور جو لوگ بھی مخلصانہ طرزوں میں صراط مستقیم پر گامزن ہو کر اللہ کی مخلوق کی خدمت کرتے ہیں ان کے ساتھ خیر خواہی اور اخلاص کا برتاؤ کرتا ہے باہمی منافرت، کشیدگی بغض و عناد اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے عمل سے دور رہتا ہے۔

نیک

نیک اور پاکیزہ نفس لوگ وہ ہیں جو دل کی گہرائی سے اپنی قوتوں اور صلاحیتوں کو خدا کی راہ میں قربان کر دیتے ہیں اور یہ وہی وہ لوگ ہیں جو اس عارضی زندگی میں خدا کے دین کی بھی خدمت کر جاتے ہیں۔

صراط مستقیم

جب تک آپ خود کو صراط مستقیم پر گامزن نہیں کریں گے آپ دوسروں پر اثر انداز میں ہو سکتے۔

بہادری

بہادری یہ ہے کہ کبر و نخوت اور خوش پندی سے خود کو بچاتے رہیں اور بالتخصیص اللہ کی مخلوق سے محبت کریں ہر آدم زاد کا احترام کریں اور جو اپنے لئے چاہیں وہ اپنے بھائیوں کے لئے چاہیں۔

دنیا کی محبت

دنیا کی محبت انسان کو بزدل بنا دیتی ہے۔ وہ موت جیسی حقیقی زندگی سے خوف زدہ رہتا ہے۔ نفس پرستی پراگندگی، فتنہ انگیزی اور ظلم ستم عام ہو جاتا ہے۔ دوسری قومیں طرح طرح کی سازشوں کے جال بچھا کر اور مال و زر کی لالچ میں مبتلا ہو کر کم ہمت قوموں کو ختم کر دیتی ہیں۔

اطمینان قلب

دنیا سے محبت اور موت سے خوف کرنا چھوڑ دیجئے۔ یہ عمل سکون راحت اور اطمینان قلب کا باعث بنے گا اور دوزخ آپ کے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔

نوجوان نسل

نوجوان نسل کے بڑوں نے اپنی اصلاح نہیں کہ تو حالات نہیں سدھریں گے ہم یہ بات کیوں بھول رہے ہیں کہ بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس کا ذہن سادہ ورق کی طرح ہوتا ہے وہ وہی عادات و اطوار اپناتا ہے جو ماحول میں رائج ہیں۔

خدا تعالی

خدا تعالی اس شخص کو دوست رکھتا ہے جس میں دریا جیسی سخاوت آفتاب جیسی شفقت اور زمین جیسی تواضع ہو۔

نظام

کوئی نظام اس وقت نظام کا درجہ پاتا ہے جب اس کی بنیادیں مستحکم ہوں اور اس نظام کو چلانے والے اس کی حفاظت میں کمربستہ رہیں۔

درخت

درخت ایک ہے پتے اور شاخیں لاتعداد میں اگر کوئی شاخ خود اپنے درخت کی جڑ پر ضرب لگائے تو وہ خود کس طرح محفوظ رہ سکتی ہے۔

خوش و خرم

خوش و خرم رہنا، خوش اخلاقی، مسکراہٹ بھری زندگی، پر کشش پر وقار گفتگو، زندہ دلی، شگفتہ ذہن اور محبت و ایثار آدم زاد کو صحت مند رکھتا ہے۔

اجزائے ترکیبی

زندگی کے تمام اجزائے ترکیبی ایک طاقت کے پابند ہیں وہ طاقت جس طرح چاہے روک دیتا ہے اور جس طرح چاہے انھیں چلادیتی ہے۔

ماضی

ماضی کو پروقار، حال کو مسرور اور مستقبل کو روشن اور تابناک بنانے کے لئے ہر کڑی کا دوسری کڑی کے ساتھ اتحاد واتصال ضروری ہے۔

کوئی طاقت ہے کوئی ہستی ہے جس کے حکم پر ازل تا ابد نظام حیات قائم ہے زندگی سے مردانہ وار لڑ کر فتح یاب ہونے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان جدوجہد اور کوشش کی حقیقت سے واقف ہو جائے۔

نمودونمائش

نمودونمائش ایک ایسازہر ہے جو انسانی کردار کو ہلاک کر دیتا ہے۔

خوشی

خوشی انسان کے لئے ایک طبی تقاضہ اور فطری ضرورت ہے اسلام یہ نہیں چاہتا کہ مسلمان مصنوعی وقار، غیر فطری سنجیدگی، مردہ دلی اور افسردگی سے قوم کے کردار کی کشش کو ختم کردیں اسلام چاہتا ہے کہ مسلمان بلند حوصلوں، نت نئے ولولوں اور نئی نئی امنگوں کے ساتھ تازدوم رہ کر اپنا وقار بلند رکھیں۔

خوش

خوش رہنا اور دوسروں کو خوش رکھنا مسلمان کا اخلاقی کردار ہے مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ خوشی میں بھی اسلامی وروحانی قوت اور حفظ مراتب کا خیال رکھتا ہے۔

قرآن

قرآن آئینے کی طرح آپ کے اندر ہر ہر داغ اور ہر دھبہ نمایاں کرکے پیش کرتا ہے۔

خیالات

جو دل گندے اور میں خیالات کی آماجگاہ ہے اور جس دل میں طہارت اور پاکیزگی نہیں ہے وہ دل قرآن پاک کی عظمت ووقعت سے خالی رہتا ہے دل کی پاکیزگی اور طہارت کے لئے پہلا مرحلہ حلال روزی ہے۔

تجارت

اس تجارت کو بھی ذہنوں سے اوجھل نہ ہونے دیکھے جو دردناک عذاب سے نجات دلانے والی ہے اور جس کا نفع فانی دولت نہیں بلکہ ہمیشہ کی کامرانی اور لازوال عیش ہے۔

سعید لوگ

سعید لوگ وہ ہوتے ہیں جو نصیحتوں پر عمل بھی کرتے ہیں اور یہ عمل ان کی زندگی کے لئے ایک مشعل راہ بن جاتا ہے۔

شئے

جب ہم کسی ایسے شئے کا نام سنتے ہیں جس کو ہم نے کبھی نہیں دیکھا تو وہ ان دیکھی شئے بھی زبان کے اندر ہوتی ہے۔

زرہ

تمام کائنات کے ہر زرہ میں ایک نظر کام کر رہی ہے اس نظر کے کردار میں کہیں اختلاف نہیں وہ ہر زرے میں غیر متغیر ہے اس کا ایک معین اور مخصوص کردار ہے۔

روحانی علوم

روحانی علوم اللہ کی مشیت کی تفصیلات ہیں اور اللہ کی مشیت اور سنت میں تغیر اور تبدیلی نہیں ہوتی۔

دوستوں

دوستوں سے ربط وضبط اور تعاون بالخصوص اور دیگر لوگوں سے بالعموم محض اللہ کی رضا کے لئے رکھئے اس میں منفعت اور غرض کا کوئی پہلو نہ ڈھونڈیئے۔

قانون قدرت

قانون قدرت سرمایہ پرستی اور لالچ کو بھی پسند نہیں کرتا وہ ایسی قوموں کو غلامی، ذلت اور افلاس کے عمیق غار میں دھکیل دیتا ہے۔

برائی

برائی اور گناہ انسان کی سرشت میں داخل ہیں لیکن انسان کا ضمیر اللہ کے نور کا مسکن ہے ضمیر ایک نور باطن ہے جس سے انسان کے اندر نیکی کی مشعلیں روشن ہوتی ہیں۔

گناہوں

گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے گناہوں سے گناہوں سے آدمی کے اندر احساس ندامت پیدا ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اللہ تعالی ستار العیوب اور غفار الذنوب ہے وہ گناہ معاف کر دیتا ہے۔

ترغیب

برائیوں کو مٹانے کی جدوجہد اور بھلائیوں کی ترغیب وہ عمل ہے جو ہمارے وجود کا ضامن ہے اس میں کوتاہی کا نتیجہ تباہی اور بربادی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

قیام

قیام کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کی قربت پر قائم ہو کر اس سے ایسا ربط پیدا کرے کہ اس کی زندگی کا ہر عمل اللہ کی ذات سے وابستہ ہو جائے۔

خیر اور شر

خیر اور شر دونوں طرز کے لوگ فنا کی منزل میں داخل ہو کر خود فراموشی کا جامہ پہن لیتے ہیں مگر جو اطمینان جد و جہد، تزکیہ نفس، خیر کے انتخاب اور پاکیزہ ذہنی انقلاب کے بعد ہوتا ہے وہ ایسا سرمایہ ہے جس کا شروع آخر، ابتداء اور انتا سلامت روی اور سکون قلب ہے۔

شر

انسان جب شر پر فتح حاصل کرلیتا ہے تو اس کے اندر بصیرت پیدا ہو جاتی ہے اور عالمین کی روشنی اس کے لئے نگاہ بن جاتی ہے۔

وسائل

انسان اس لئے پریشان نہیں کہ وہ مادی وسائل استعمال کرتا ہے بلکہ اس کی پریشانی کی اصل وجہ یہ ہے کہ اس نے ان وسائل کو مقصد حیات پالیا ہے۔

سہاروں

سہاروں سے آس رہتی ہے، سارے فریب دیئے ہیں۔

محبت

محبت حق اور عقیدت تین رخ ہیں جو ہر انسان کے اندر رواں دواں رہتے ہیں، کبھی یہ رخ تالاب کی صورت میں ہوتے ہیں، کبھی ندی نالوں آبشاروں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور بھی سمندر بن جاتے ہیں اور جب یہ رخ سمندر رہتے ہیں تو وہ عشق سے گزر کر عقیدت کے دائرے میں داخل ہو جاتا ہے۔

مسافر خانہ

جو بندہ دنیا کو اللہ کے کہنے کے مطابق مسافر خانہ سمجھ لیتا ہے اس کی حکومت ہواؤں پانیوں اور زمینوں پر قائم ہو جاتی ہے۔

تخلیق

تخلیق کے مقصد کو پانے ہمارے پاس صرف یہی ایک صورت ہے کہ ہم خود کو اس شعور سے آراستہ کر لیں جو انبیاء کا شعور ہے جو انبیاء کے وارث اولیاء کرام کا شعور ہے۔

وجدان

پیار بڑھ کر محبت میں ڈھلتا ہے محبت عشق بنتی ہے اور پھر عشق عقیدت میں بن جاتا ہے عقیدت کے بعد کی منزل وجدان ہے۔

پاکیزہ کردار

پاکیزہ کردار، ذہنی سکون اور روحانی قدروں سے اچھا سماج تشکیل پاتا ہے۔ متوازن قدروں نے تشکیل شدہ نظام کی بنیاد عدل و انصاف پر ہوتی ہے تو ایسی تہذیب وجود میں آ جاتی ہے جس تہذیب پر قائم لوگ فرشتوں کے مسجود ہوتے ہیں اور وہ فی الارض خلیفۃ کی حیثیت سے کائناتی سلطنتوں پر حکمرانی کرتے ہیں۔

انکشاف

میرے اندر کے آدمی نے مجھے بتایا کہ اندھیرا ابھی روشنی ہے اور جو بندہ تاریکی سے باخبر ہو جاتا ہے اس کے اوپر ایک نئی دنیا کا انکشاف ہوتا ہے۔

کیفیت

کیفیت ہی تو ہے جو انسان کو درخت کو چرند کو پرندے کو ایک دوسرے سے الگ الگ ہونے کی اطلاع فراہم کرتی ہے۔

واقف

جو خود سے واقف نہ ہو ایسے خود فراموش آدمی کو زمین و آسمان سب بھول جاتے ہیں۔

ادب

کسی انسان کا ادب یا کسی انسان سے محبت اس کے کردار کی وجہ سے ہوتی ہے۔

زندگی

زندگی کا مقصد وہ چیز ہے جو انسان کے ساتھ ہمہ وقت رہے۔مادی دنیانے کبھی کسی کا ساتھ نہیں دیا اس لئے مادی دنیا کو بھرپور استعمال کرنا تو چاہئے لیکن اس کو زندگی کا مقصد قرار نہیں دینا چاہئے۔

فنابقا

گوشت پوست کے جسم کی اپنی ذاتی کوئی حیثیت نہیں ہے، دکھاوے اور آرزو کے علاوہ اس کا کوئی نام رکھیں بھی تو فہم و بصیرت کے خلاف ہے پوری زندگی فنا کے اوپر بقا کے اوپر بحر حال فنا ہے، کسی فنائیت کو حقیقت کا نام دینا قرینِ عقل و قیاس نہیں ہے۔

مظاہر

مظاہر اپنے وجود کے لئے یقین کے پابند ہیں کیونکہ کوئی خیال یقین کی روشنیاں حاصل کر کے ہی مظہر بنتا ہے۔

انفرادی حدود

انفرادی حدود میں دولت پرستی کی بیماری آدمی کی انااور اس کی ذات سے گھن بن کر چپک جاتی ہے۔اس کی انسانی صفات کو چاٹتی رہتی ہے اور خالق کی عطاکی ہوئی صلاحیتوں کو زنگ آلود کر دیتی ہے۔

توفیق

اللہ کی دی ہوئی توفیق سے جب آدمی ظاہری عمل کے ساتھ ساتھ باطنی طور پر اللہ کی حکمتوں کو تلاش کرتا ہے تو اس کا رشتہ روح سے قائم ہو جاتا ہے۔

خلوص

محبت اور خلوص کے جواب میں ہمیشہ محبت اور خلوص ملتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ جس سے محبت کی جائے، اس کے ساتھ مخلص ہو غرض کے ساتھ محبت میں خلوص نہیں ہوتا۔

پانی کی فطرت

معاشرے میں وہی فرد ممتاز ہوتا ہے جو پانی کی فطرت کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور جو اس سے انحراف کرتا ہے اس پر جمود طاری ہو جاتا ہے جہاں جمود ہو وہاں تعفن پھیل جاتا ہے اور یہ تعفن ہی اضطراب، پریشانی، بے چینی اور بیماری ہے۔

آدمی جب زمین پر پہلا قدم رکھتا ہے تو وہ پھول کی طرح خوبصورت اور کلیوں کی طرح معصوم ہوتا ہے پھول میں خوشبو اس لئے ہوتی ہے کہ پھول لطیف خیالات کو کثیف معنی نہیں پہناتا، آدمی اس لئے بدصورت ہو جاتا ہے کہ لطیف اور پاکیزہ خیالات پر تہہ در تہہ کثافت کے ڈھیر جمع کر دیتا ہے۔

عجز و حیرت

انسان کی ابتداء بھی عجز و حیرت ہے اور انتہاء بھی عجز و حیرت ہے۔

آدمی

اے محدود شعور میں بند آدمی! دنیانہ خوبصورت ہے اور نہ بد صورت ہے تونے خیال میں جیسے معنی پہنا دیئے، وہی تیری دنیاہے تیرے اندر ہی سب کچھ ہے اندر کا انسان جب روٹھ جاتا ہے تو آدمی بد صورت اور گندگی کا ڈھیر بن جاتاہے۔

ریکارڈ

جو آدمی اس دنیامیں آتاہے نہ کچھ ساتھ لاتا ہے اور نہ کچھ ساتھ لے جاتاہے دراصل انسانی زندگی خیالات میں خوبصورت یابد صورت معانی کاریکارڈہے۔

ایمان

ایمان اس وقت تک تکمیل پذیر نہیں ہوتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام و اوامر کو پورے اخلاص سے تسلیم نہ کیاجائے۔

توقع

انسان بھی دوسروں سے توقع قائم کرنے کے بجائے زمین کی طرح دوسروں کی مفت خدمت کو اپنا شعار بنالے تو انسانی زندگی مسرت و شادمانی، خوشی اور سکون، راحت و آرام اور مخمور زندگی کا گہوارہ بن جائے گی۔

شر کی بنیاد یہ ہے کہ آدم زاد یہ چاہتا ہے کہ سب اسے چاہیں اور خیر یہ ہے کہ آدم زاد سب کو چاہتا ہے اور وہ نہیں سوچتا کہ اسے چاہا جارہا ہے یا نہیں۔

تاریکیوں سے نکلنے، حزن و ملال کے زندگی سے آزاد ہونے، اقوامِ عالم میں مقتدر رہونے، دل و دماغ کو انوارِ الٰہیہ کا نشیمن بنانے، نظام ربوبیت اور خالقیت کو سمجھنے کے لئے صحیفہ کائنات کے ذرے ذرے کا مطالعہ ضروری ہے۔

ارکان

ارکان ظاہری میں اگر تزکیۂ نفس اور تصفیۂ باطن نہ ہو تو دل کی پاکیزگی اور نفس کی صفائی نہیں ہوتی۔ نفس کی صفائی اور دل کی پاکیزگی ہی معرفت الٰہی اور تقرب ربانی کی راہبر ہے اور یہی کل روحانی ترقی اور باطنی اصلاح کی معراج ہے۔

اے نفس

اے نفس، اس بڑے حاکم کے سامنے جب تو پیش ہو گا، تیرے اعضا تیرے خلاف گواہی دیں گے۔ اس دنیا میں ظاہر اعمل کے پردوں میں تو اپنی بد باطنی کو کتنا ہی چھپالے لیکن اس بڑے حاکم کے سامنے تیرا ہر مخفی ارادہ اور ہر پوشیدہ عمل ظاہر ہو جائے گا۔ ریا اور تصنع کا پردہ اٹھ جائے گا جہاں اعمال و افعال خود کلام کرینگے اور جب ایسا ہو گا تو اے نفس تیرے ہر عمل کا، خواہ وہ عمل خیر ہے یا عمل شر، ٹھیک ٹھیک صلہ ملے گا۔

تقاضے

زندگی کے تقاضے شعوری ہوں یالاشعوری اطلاعات(INFORMATION)تابع ہیں۔

وسائل

انسان اللہ کے بنائے ہوئے وسائل سے استفادہ کرتا ہے مگر یہ نہیں سوچتا کہ زندگی کو برقرار رکھنے والے وسائل اللہ نے مہیا کئے ہیں۔

سکون

جب بندہ اللہ کے قریب ہو جاتا ہے تو اس کے اوپر سکون، استغراق اور سرور کا غلبہ ہو جاتا ہے۔

روحانی نظام

جب انسان اپنے مادی وجود یعنی شعوری نظام کو روحانی نظام میں فنا کر دیتا ہے تو وہ شجر سایہ دار بن جاتا ہے۔

کن

کہ یہ ساری کائنات ایک ہستی جس نے ”کن“ کہااس کی معمول ہے۔اور اس ہستی کے بنائے ہوئے قوانین جیسے جیسے کسی نے سیکھ لئے وہ علم کی بنیاد پر عامل ہے اور دوسرے سب معمول۔

کھوناپانا

جو کھوتا ہے وہ پاتا ہے اور جو پالیتا ہے وہ خود کھو جاتا ہے۔

نور

ہر چھوٹی سے چھوٹی شئے اور بڑی شئے نور کے غلاف میں بند ہے۔نور کے اوپر روشنی کا غلاف ہے۔

بیس ہزار فرشتے

انسان کٹھ پتلی کی طرح ہے۔ ہر ایک انسان میں بیس ہزار ڈوریاں بندھی ہوئی ہیں۔ ان ڈوریوں کو ہلانے اور حرکت کے لئے بیس ہزار فرشتے مقرر ہیں۔

ارتقاء

زمین دراصل آدم وحوا کا وہ شعور ہے جو ارتقا کی طرف گامزن ہے۔ دراصل ارتقاء ہی زندگی ہے۔

سترہ مقامات

ازل سے زمین تک آنے میں اور زمین سے ازل تک پہنچنے میں ہر انسان کو تقریباً سترہ مقامات سے گزرنا پڑتا ہے۔

زمین

ہماری اصلی ماں زمین ہے۔ جب تک آدمی زندہ رہتا ہے۔ زمین ہماری کفالت کرتی ہے اور جب آدمی مر جاتا ہے تو زمین ہماری ماں مادی جسم کے تعفن کو اپنے اندر چھپا لیتی ہے۔

اللہ کی طرز فکر

کسی کو بنانے کیلئے اپنا سب کچھ کھونا پڑتا ہے۔ سچا استاد وہ ہے جو شاگرد کی طرز فکر میں اللہ کی طرز فکر شامل کردے اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب استاد کی طرز فکر اللہ کی طرز فکر کے مطابق ہو۔

دولت

مال وزر دولت و دنیا انسان کے لئے بنائی گئی ہیں۔ جب کہ انسان یہ باور کرانے میں مصروف ہے کہ اسے دنیا کے لئے بنایا گیا ہے۔

سخاوت

سخاوت اعلیٰ ظرف لوگوں کا شیوہ ہے۔

دستر خوان

دستر خوان وسیع ہونا چاہیئے۔ اللہ خود چاہتا ہے کہ مخلوق اللہ کے دستر خوان سے خوش ہو کر کھائے پیئے۔

کم ظرف

کم ظرف دوسروں سے توقعات قائم کرتے ہیں۔

اعلیٰ ظرف

اعلیٰ ظرف لوگ مخلصانہ خدمت کرتے ہیں۔

ماں

ماں کی خدمت انسان کو حضرت اویس قرنی بنادیتی ہے۔

غصہ

غصہ آگ ہے۔ آگ دوزخ ہے۔ دوزخ نار جہنم ہے۔

بچے

بچے اللہ میاں کے باغ کے پھول ہیں۔

بچہ

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو کوئلہ کیطرح ہوتا ہے۔ استاد اسے تراش کر ہیرا بنادیتا ہے۔

دل

جو چیز باہر نہیں ہے اس کو باہر ہزاروں سال بھی ڈھونڈا جائے نہیں ملے گی۔ ظاہر و باطن اللہ ہر شخص کے اندر ہے۔ آدمی کا دل اللہ کا گھر ہے۔

نتائج

وسائل کے لئے پوری کوشش کرو لیکن اللہ کے اوپر چھوڑدو اس لئے کہ نتائج کا تعین غیب سے ہے۔

انتقام

انتقام ہلاکت وبربادی ہے۔عفوودرگزر اللہ کا انعام ہے۔

اسلاف

ہمارے بچے دراصل ہمارے اسلاف ہیں۔ان کی تربیت اس طرح کرنی چاہئے کہ کل یہ بچے اسلاف کے مقام پر فائز ہو جائیں۔

درگزر

اللہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔صبر یہ ہے کہ درگزر کیا جائے۔

شک

جس آدمی میں شک ہے وہ قرآنی حکمت سے فائدہ نہیں حاصل کرسکتا۔

زر و جواہر

زر و جواہر سے زیادہ کوئی شئے بے وفا نہیں ہے۔ جو زر و جواہر سے محبت کرتا ہے۔ ہلاک ہو جاتا ہے اور جس نے دولت سے بے وفائی کی، دولت ہمیشہ اس کی کنیز بنی رہتی ہے۔

جنت

جنت اس کی میراث ہے جو خوش رہتا ہے۔ ناخوش آدمی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

اللہ کے دشمن

اللہ کے دشمن کو جنت قبول نہیں کرتی۔ اللہ کے دشمن کی پہچان یہ ہے کہ اس کے اوپر خوف و غم مسلط رہتا ہے۔ گدھ کی طرح وسوسے اس پر منڈلاتے رہتے ہیں۔

گیارہ ہزار ڈگریاں

انسان کے اندر گیارہ ہزار صلاحیتیں کام کرتی ہیں اور ہر صلاحیت ایک علم ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسان کے اندر گیارہ ہزار علوم کا ذخیرہ ہے۔ ہر انسان ان علوم کی تکمیل کر کے گیارہ ہزار ڈگریاں لے سکتا ہے۔

پہلی آواز

انسان نے پہلی آواز اللہ کی سنی اور پہلی ہی مرتبہ اللہ سے بات کی۔ اس کے بعد وہ پانچ حواس سے واقف ہوا۔

فریب

دنیا فریب ہے۔۔۔۔۔۔ فریب خوردہ انسان کی ہر بات فریب ہے۔۔۔۔۔۔ جو لوگ یہ بات جان لیتے ہیں ان کے لئے دنیا سکون کا گہوارہ بن جاتی ہے۔

حرماں نصیبی

یہ کیسی عجیب بات ہے اور حرماں نصیبی ہے کہ ہر مذہب کے پیروکار اللہ تعالیٰ، رسول، عذاب، ثواب اور جنت دوزخ کا تذکرہ تو کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے راستے پر متحد اور متفق نہیں ہوتے۔

کانٹے

دنیا کانٹوں سے بھر اراستہ ہے اور پھولوں کی سیج ہے۔ ہر شخص کا اپنا انتخاب ہے۔ کوئی کانٹوں بھری زندگی کو گلے سے لگالیتا اور کوئی خوشیوں بھری زندگی سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

پرسکون

پرسکون اور پر مسرت زندگی اپنا سکتا ہے۔ فارمولا یہ ہے کہ۔۔۔۔۔۔جو چیز حاصل ہے اس کو شکر کے ساتھ خوش ہو کر استعمال کیا جائے اور جو چیز حاصل نہیں ہے اس کے حصول کیلئے دعا کے ساتھ تدبیر کی جائے۔

کفالت

چھوٹے بچوں کی کفالت ماں باپ کرتے ہیں۔ آدمی اگر اللہ کے سامنے بچہ بنا رہے تو اللہ اس بندے کی خود کفالت کرتا ہے۔ جب آدمی خود کو بڑا سمجھنے لگا ہے تو کفالت کے لئے اسے بھاگ دوڑ کرنا پڑتی ہے۔

پرندے

پرندوں کی تعداد اربوں کھربوں سے زیادہ ہے۔ کسان کرم خوردہ اناج بھی جھاڑو سے سکیر لیتا ہے۔ اور اپنی دانست میں ایک دانہ بھی زمین پر نہیں چھوڑتا۔ اللہ سب کارازق ہے۔ قانون یہ ہے کہ جب پرندے بھوک کا تقاضہ رفع کرنے کے لئے زمین پر اترتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ ان کے پنجے زمین پر لگیں۔ قدرت زمین پر دانہ پیدا کر دیتی ہے۔

روحانیت کا اصول

روحانیت کا ایک اصول ہے۔ اگر روحانیت کا کوئی راز آپ کو معلوم ہو جائے تو اس راز کو جتنا زیادہ آپ دہرائیں گے اسی مناسبت سے آپ کی روحانی صلاحیت میں اضافہ ہو تا رہے گا۔

روح کی غذا

روح کی غذا اللہ کی محبت ہے۔ جب تک روح کو غذا میسر نہیں آتی۔ آدم زاد سب کچھ ہوتے ہوئے بھی بے چین رہتا ہے۔

اللہ کی امانت

اللہ کی امانت قبول کر کے اس کی حفاظت نہ کرنی اور اس سے فائدہ نہ اٹھانا کفرانِ نعمت ہے۔ جب کہ کفران نعمت ناشکری ہے۔ جو بندہ شکر گذار نہیں ہوتا سکون اس سے روٹھ جاتا ہے۔ مصائب و آلام اس کا گھیراؤ کر لیتے ہیں اور آدمی قید و بند کی زندگی میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتا ہے۔